ماهنامه

دعوتِ اہلِ سنت

(ڈیجیٹل ایڈیشن)

مئی 2026ء/ذی القعدہ 1447ھ

شمارہ نمبر 9

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

پاسبانِ اہل سنت و جماعت پاکستان

ماہنامہ

دعوتِ اہلِ سنّت

مئی 2026ء / ذی القعدہ 1447ھ

بہ فیضانِ نظر

فرید الدہر، وحید العصر، حجۃ الخلف، تاج المحققین، سراج المدققین،
خاتمۃ الفقہاء والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین، برہان الفضلاء المصدرین،
بحر العلوم، کاشف السر المکتوم، زین العرب والعجم، مفیض الکمالات الربانیۃ علی العالم،
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت

مفتی الشاہ **امام احمد رضا خان**

محدث بریلی علیہ الرحمۃ والرضوان

سرپرست اعلیٰ
شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا ابوحفص
پیر سید مظفر شاہ قادری

منتظم اعلیٰ
ابوالحسین رضوی

مدیر
ابوالہمام فاروقی

نائب مدیر
مناظر اہل سنت
حضرت علامہ ابوحامد رضوی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام	ماہنامہ دعوت اہل سنت (شمارہ نمبر 09)
ترتیب	مولانا سید وہاج علی قادری حفظہ اللہ
مصحح	مولانا جنید قادری حفظہ اللہ
سن اشاعت	مئی 2026ء/ ذیقعدہ ۱۴۴۷ھ
صفحات	107
ایڈیشن	ڈیجیٹل
ناشر	پاسبان اہل سنت و جماعت (پاکستان)

ہم نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ مجلہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہو تاہم بشری کمزوریوں کے باعث اگر پھر بھی کسی قسم کی غلطی پر مطلع ہوں تو ادارہ کو آگاہ فرما کر ماجور ہوں۔

شکریہ

اجمالی فہرس

اداریہ	ابوالحسین رضوی حفظہ اللہ	01
مسئلہ شب ہاشمی پر وہابیہ کے اعتراضات کا تنقیدی جائزہ	مولانا احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ	02
مرزا جہلمی کا شرکیہ عقیدہ، منی خدا (Mini GOD)	علامہ رفعت برکاتی حفظہ اللہ	30
علماء امامیہ اور عقیدہ تحریف قرآن	مفتی اورنگ زیب نقشبندی حفظہ اللہ	71
کثرت بعد قلت پہ اکثر درود	ابوحامد احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ	85

اداریہ

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا

معزز قارئین کرام!

کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر مجلہ دعوت اہل سنت سہ ماہی کی اشاعت موقوف تھی۔ احباب و قارئین کا اصرار تھا کہ اس وقیع مجلہ کا مکرر اجرا کیا جائے تاکہ اس علمی ذخیرہ سے استفادہ کیا جائے۔

اسی لیے مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مئی 2026 سے دعوت اہل سنت ڈیجیٹل ایڈیشن کا آغاز کیا جائے گا اور سہ ماہی کے بجائے ماہانہ بنیاد پر پی ڈی ایف کی صورت میں احباب تک پہنچایا جائے گا۔

قارئین سے درخواست ہے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ ہر ماہ پابندی سے اس فریضہ کو سرانجام دے سکیں۔

احقر العباد
ابوالحسین رضوی
عفا عنہ الرحمن

مسئلہ شب باشی پر وہابیہ کے اعتراضات کا تنقیدی جائزہ

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ

بعد وصال جنتیوں کے لئے حوریں

قارئین کرام! نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتادیا کہ مومن کی قبر جنت کا باغ ہے اور جو قبر کے امتحان میں کامیاب ہوگا اس کو جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے، جنت کی ہوائیں، جنت کی خوشبوئیں اس کی قبر میں آنے لگ جاتی ہیں، اس کے لئے جنت کا دروزہ کھول دیا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اہل نجات کو جنت کی حوریں بھی ملتی ہیں کہ نہیں؟ تو ہم وہابی فرقے کی کتب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں جن میں خود علمائے وہابیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث درج کی ہیں کہ نیک و صالحین لوگوں کے لئے جنتی ازواج ہیں۔

چنانچہ غیر مقلدین اہلحدیث سعودی و دیوبندی وہابی مذہب کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنی کتاب میں یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ

”ولا حمد عن جابر قال: قدم اعرابی، نحن مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مسیر، فقال: اعرض علی الاسلام۔ الحدیث ، وفیہ :فبینما نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ علی ھامتہ ، فمات، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”ھذا االذی تعب قلیلاً و نعم طویلاً، أحسب انی مات جائعاً، انی رایت زوجتیہ من الحور العین ،وھما یدسان فی فیہ من ثمار الجنۃ“

(احکام تمنی الموت: عربی: ص ۴۵: المکتبۃ السعودیۃ بالریاض)

”احمد نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک اعرابی آیا درآں حالیکہ ہم حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اس نے کہا مجھ پر اسلام پیش فرمائیں اور وہ مسلمان ہوگیا ۔الحدیث۔اس میں یہ بھی ہے کہ ہم ابھی اسی حال میں تھے کہ وہ اپنے اونٹ پر سے سر کے بل گر پڑا اور مر گیا۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔اس آدمی نے مشقت تو کم اٹھائی ہے اور انعام بہت حاصل کر لیا ہے۔میرا گمان ہے کہ وہ بھوک کی حالت میں فوت ہوا ہے **میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی دو بیویاں حور عین میں سے دیکھی ہیں، جو جنت کے پھل اس کے منہ میں ڈال رہی تھیں۔** (قبروں کے حالات صفحہ ۵٦: احکام تمنی الموت عربی ۴۵)

امام الوہابیہ کی نقل کردہ اس روایت سے بالکل واضح ہے کہ اہل نجات مومنین کے لئے حوریں بھی ہیں اور جنت کے جنتی پھل بھی اہل نجات کو دیئے جاتے ہیں یعنی وہ جنتی پھل کھاتے ہیں۔

ممکن ہے کہ کوئی یہ کہہ دے کہ تو صحابی رسول کے لئے خاص ہے تو اس پر ہم عرض کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود میت کے لئے دعا تعلیم فرمائی۔

میت کے لئے جنتی بیوی کی دعا

صحیح مسلم، نسائی، مشکوٰۃ المصابیح و دیگر کتب احادیث میں یہ روایت موجود ہے کہ

عوف بن مالک، یقول: صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ، فحفظت من دعائہ وھو یقول:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہ وَارْحَمْہ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلاً خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)"

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں سے یہ لفظ یاد رکھے۔

''الٰہی اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس کے (گناہ) پانی اولوں اور برف سے دھو ڈال۔ اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، <u>اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا [بیوی] عطا فرما۔</u> اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذابِ جہنم سے بچا۔

(1)... صحیح مسلم: کتاب الجنائز: ۲۶ باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ: حدیث نمبر 2232۔(2)... سنن نسائی: کتاب الجنائز: ۷۷باب الدعاء: حدیث نمبر 1985 (3)... مشکوٰۃ المصابیح - جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ کا بیان - حدیث نمبر 1639

اسی طرح خود علمائے دیوبند کے نجم الفتاویٰ میں بھی ایک سوال کے جواب میں میت کے لئے یہی دعا بتائی گئی ہے۔سوال وجواب دونوں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال......: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد کونسی دعا پڑھنی چاہیئے؟

<u>الجواب بعون الملک الوھاب</u>

میت کو دفن کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مندرجہ ذیل دعا ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہ وَاَکْرِمْ نُزُلَہ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَیْتِ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ لمافی المسلم (۱/۳۱۱) :عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ صلی رسول اللہ ﷺ علی جنازۃ فحفظت من دعائہ ''اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ داراً خیراً من دارہ واھلاً خیراً من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار''

(نجم الفتاویٰ جلد 2 ص 391 سوال ۴۵۲: میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعا)

علمائے وہابیہ نے خود جو احادیث نقل کی ہیں ان سے بالکل واضح ہے کہ نیک وصالحین لوگوں کے لئے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور ''وَزَوْجًا خَیْرًا مِنْ زَوْجِہٖ'' کے الفاظ بالکل واضح ہیں کہ ان باغوں میں ان کے لئے ازواج (بیویاں) بھی ہیں۔ مذکورہ بالا تمام حوالوں میں عام نیک مومنین حضرات کا ذکر جن کو اچھی بیویاں دی جائیں گی۔

اب آیئے اس سے اوپر شہداء کے بارے میں ملاحظہ کیجیے

شہداء کے لئے قبروں میں بیویاں (حوریں)

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ''

ترجمہ: اور اے مخاطب جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے'' (پارہ ۴ آل عمران 169)

شہید زندہ ہے اور اس کو رزق بھی ملتا ہے اور خود اکابرین وہابیہ نے اپنی کتب میں لکھا ہے کہ شہداء کا **استقبال حوریں کرتی ہیں** جو ان کی بیویاں ہوتی ہیں ۔ شہید کو حوریں دی جاتیں ہیں ،شہید کو دلہا اور حوروں کو دلہنیں یعنی ان کی بیویاں کہا۔حتیٰ کہ علمائے وہابیہ نے تسلیم کیا کہ شہداء کے نکاح بھی ہوتے ہیں اور وہ اپنی ازاوج سے ہمبستری بھی کرتے ہیں ۔قارئین کرام ! آیئے علمائے وہابیہ دیابنہ کی کتب سے چندحوالے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔

شہید کا استقبال جنتی بیویاں کرتی ہیں

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَالَ : "لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا

(سنن ابن ماجه | كِتَابُ الْجِهَادِ | بَابُ: فَضْلُ الشَّهَادَةِ فِی سَبِيلِ اللّٰہِ، رقم الحديث ٢٧٩٨)

غیر مقلدین اہلحدیث کے فضیلۃ الشیخ مولانا عطاءاللہ ساجد'' اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے شہیدوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: زمین میں شہید کا خون خشک بھی نہیں ہوا ہوتا کہ <u>اس کی دونوں بیویاں (حوریں)</u> اتنی تیزی سے اس کے پاس آتی ہیں جیسے دودھ پلانیوالی دائیاں جو بے آب وگیاہ زمین میں اپنے بچے گم کر بیٹھی ہوں (تو وہ ان کی تلاش میں بے قرار ہوکر بھاگتی پھرتی ہیں) دونوں حوروں کے ہاتھ میں ایک جوڑا ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب: جہاد سے متعلق احکام ومسائل: باب :اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت: حدیث 2798)

★ ...عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى يَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ، كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَظَلَّتَا أَوْ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا بِبَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ، بِيَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ أَوْ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ - مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

(مسند الإمام أحمد، مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رقم الحديث ۷۹۵۵)

★ ...عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ذُكِرَ الشَّهِيدُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَا تَجِفُّ الْأَرْضُ مِنْ دَمِهِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ، كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ بِيَدِ - أَوْ قَالَ: فِي يَدِ - كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(مسند احمد میں رقم الحدیث 1920)

یہی روایت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں حدیث نقل کی جس کا ترجمہ اس طرح ہے کہ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی شہید کا خون زمین پر گرنے کے بعد خشک ہونے بھی نہیں پاتا کہ <u>**اس کی جنتی دونوں بیبیاں اس کا استقبال کرتی ہیں**</u>۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جنتی حلے ہوتے ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتے ہیں'' (شرح الصدور: مترجم ص ۳۲۳)

شہید کا حور عین سے نکاح کر دیا جاتا ہے

اسی طرح ابن ماجہ شریف میں حدیث ہے کہ

''حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ

بْنِ مَعْدَانَ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ عز وجل سِتُّ خِصَالٍ: يَغْفِرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ".

غیر مقلدین اہلحدیث کے فضیلۃ الشیخ مولانا عطاءاللہ ساجد' اس کا ترجمہ کرتے ہیں کہ

''مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے یہاں شہید کے لیے چھ بھلائیاں ہیں، خون کی پہلی ہی پھوار پر اس کی مغفرت ہوجاتی ہے، اور جنت میں اس کو اپنا ٹھکانا نظر آجاتا ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، شر کی بڑی گھبراہٹ سے مامون و بے خوف رہے گا، -ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے، حورعین سے نکاح کردیا جاتا ہے، اس کے اعزہ واقرباء میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ: کتاب: جہاد سے متعلق احکام ومسائل: باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت: حدیث 2799)

☆......یہی حدیث امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب ''حکام تمنی الموت: عربی: ص ۴۶: المکتبۃ السعودیۃ بالریاض ''میں موجود ہے۔

☆......امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں حدیث نقل کی کہ

''حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ خون شہید کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر اس کی دو بیبیاں حوریں آکر اس کے چہرے کی مٹی صاف کرتی ہیں پھر اس کو سو حلے جنتی گھاس سے بنے ہوئے پہنائے جاتے ہیں ......''(شرح الصدور: مترجم ص ۳۲۳)

اول حصہ مستدرک للحاکم میں ہے۔

عن سهل بن أبی أمامة بن سهل بن حنيف، عن أبيه، عن جده رضی الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: "إن أول ما يهراق من دم الشهيد يغفر له ذنوبه"

(المستدرک علی الصحيحين، كتاب الجهاد، أول ما يهراق من دم الشهيد يغفر له ذنبه رقم الحديث 1057)

بعض روایات میں یوں ہے۔

عَنْ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الجَنَّةِ ،وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ ، وَيَأْمَنُ مِنَ الفَزَعِ الأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الوَقَارِ، اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الحُورِ العِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ"

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ

وفی رواية للطبرانی أيضاً أول قطرة تقطر من دم الشهيد يكفر بها ذنوبه والثانية يكسی من حلل الإيمان والثالثة يزوج من الحور العين۔

''پہلا قطرہ جو شہید کے خون سے ٹپکتا ہے اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، دوسرا اس نے ایمان کا لباس زیب تن کیا اور تیسرا حور عین سے نکاح کر دیا جاتا ہے۔'' مفہوم (فیض القدیر)

ان روایات سے بالکل واضح ہوا کہ ''وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ'' شہید کا نکاح حوروں سے کر دیا جاتا ہے۔

شہید کے لئے دو بیویاں امام الوہابیہ کا حوالہ 1

”عن أنس رضی الله عنه، أن رجلا أسود أتى النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال: یا رسول الله، إنی رجل أسود منتن الریح، قبیح الوجه، لا مال لی، فإن أنا قاتلت هؤلاء حتى أقتل، فأین أنا؟ قال: "فی الجنة" فقاتل حتى قتل، فأتاه النبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال: "قد بیض الله وجهک، وطیب ریحک، وأکثر مالک" وقال لهذا أو لغیره: "لقد رأیت زوجته من الحور العین، نازعته جبة له من صوف، تدخل بینه وبین جبته" (المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجهاد، من رضی بالله ربا وبالإسلام دینا وبمحمد رسولا وجبت له الجنة، رقم الحدیث ۲۵۰۸)

ترجمہ اگلی حدیث کے تحت ہے۔

غیر مقلدین اہلحدیث سعودی و دیوبندی وہابی مذہب کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج کی ہے کہ

وللحاکم وصححه عن انس: ان رجلا اسود اتی النبی ﷺ فقال: ان انا قاتلت حتی اقتل فاین انا؟ قال: فی الجنة: فقاتل حتی قتل، فاتاه النبی ﷺ فقال: لقد بیض الله وجهک وطیب ریحک۔ عقال لهذا او لغیره: لقد رایت زوجته من الحور العین نازعته له من صوف تدخل بینه و بین جبته“ (احکام تمنی الموت: عربی: ص ۴۶: المکتبة السعودیة بالریاض: شیخ نجد محمد بن عبدالوهاب)

”حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ ایک سیاہ رنگ کا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ اگر میں لڑوں اور قتل ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ۔ پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرا منہ سفید کیا اور تیری خوشبو پاکیزہ کی ہے اس کے لئے یا کسی اور کے لئے یہ بھی فرمایا کہ میں نے حورعین میں سے اس کی زوجہ کو دیکھا ہے کہ وہ اس کا صوف کا جبہ اتار رہی تھی ۔ اور وہ اس کے اور اس کے جبے کے درمیان میں داخل ہو گئی"

(قبروں کے حالات صفحہ ۵۷)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی حدیث "شرح الصدور" صفحہ ۳۲۴ میں لکھی ۔

علمائے وہابیہ کی نقل کردہ اس حدیث سے بالکل واضح ہے کہ شہید کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک حور دی جاتی ہے جو کہ اس کی زوجہ ہوتی ہے ۔ بلکہ مذکورہ روایت کو دیکھا جائے تو اس کی زوجہ حور اپنے شوہر شہید کے پاس آتی ہے، اس کا جبہ اتارتی ہے، شہید اور اس کے جبے کے درمیان اس کی زوجہ حور داخل ہو جاتی ہے ۔ اب علمائے وہابیہ کو چاہیے کہ یہاں بھی لب کشائی فرمائیں ۔ یہ حدیث اگر صرف ہم پیش کرتے تو ممکن تھا کہ اس حدیث کو موضوع و من گھڑت کہہ کر رد کر دیتے لیکن یہ راستہ بھی ان کے لئے بند ہو گیا کیونکہ خود ان کے امام محمد بن عبد الوہاب خود اس حدیث کو قبول کر چکے ہیں ۔

شہید کے لئے دو بیویاں امام الوہابیہ کا حوالہ 2

غیر مقلدین اہلحدیث سعودی و دیوبندی وہابی مذہب کے امام محمد بن عبد الوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج کی ہے کہ

"وللبیهقی بسند حسن عن ابن عمر : ان اعرابیا استشهد مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فقعد عند راسه مسرورا یضحک ، ثم اعراض عنه، فسئل عن ذلک، فقال: اماسروری فلما رایت من کرامة روحه علی الله، و اما اعراضی عن فان زوجته من الحور العین الآن عند

راسہ"(احکام تمنی الموت:عربی:ص ۴۶:المکتبۃ السعودیۃ بالریاض)

"بیہقی میں سند حسن کے ساتھ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شہادت پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسرور تھے اور ہنس رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے روگردانی فرمائی۔اس بارے میں جب جناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے سرور کی وجہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی روح کی عزت تھی،اور میرے اعراض کی وجہ یہ تھی کہ **اس کی زوجہ حور عین میں سے اب ایک اس کے سر کے پاس کھڑی ہے**"(قبروں کے حالات صفحہ ۵۸:احکام تمنی الموت:۴۶)

مختلف الفاظ کے ساتھ یہی روایت امام بیہقی نے"**الجامع لِشعیب الایمان :الجزء السادس : حدیث ۴۰۰۸**"امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی"شرح الصدور"صفحہ ۳۲۴ میں لکھی۔اور یہی روایت علمائے دیوبند کی معتبر کتاب"قبر کی زندگی"میں بھی موجود ہے۔

اس روایت سے بالکل واضح ہے کہ اس شہید کے جسم یعنی سر کے پاس اس کی زوجہ حور عین میں سے کھڑی تھی۔تو اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ شہادت کے بعد حوریں اپنے شوہر یعنی شہید کی شہادت گاہ پر اس کے پاس آتی ہیں،اور شہید کو جنت کے انعامات میں سے جنتی بیویاں یعنی حوریں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح علماء دیوبند کے مفتی اعظم تقی عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں۔

"اسود راعی جہاد خیبر میں شریک ہوئے ، جنگ کے بعد جب شہداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے گئے تو ان میں اسود راعی کی لاش بھی تھی ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر تھوڑی دیر کیلئے منہ پھیر لیا،صحابہ کرام نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ اس وقت جنّت کی دو حوروں کے ساتھ ہیں ، اللہ تعالیٰ نے ان کے چہرے کو حسین بنا دیا ہے،اور جسم کو خوشبو سے مہکا دیا ہے۔"(جہانِ دیدہ:ص175)

حضرت اسود راعی رضی اللہ عنہ کے ایمان وشہادت کا یہ واقعہ ''مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب ششم، ج ۲ ص ۲۳۹،۲۴۰''۔''والسیرۃ النبویۃ لابن ہشام،افتتاح رسول اللہ ﷺ للحصون، ص ۳۴۷ میں بھی موجود ہے۔

دیو بندی فیصلہ شہید دلہا اور حوریں دلہنیں

علمائے دیو بند کے نور محمد تونسوی صاحب دیو بندی لکھتے ہیں

''جنگ خیبر کے دوران ایک سیاہ حبشی بکریاں چراتا ہوا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور فوراً جہاد میں شامل ہو گیا اور لڑتے لڑتے درجہ شہادت سے سرفراز ہو گیا صحابہ کرامؓ اس کے جسد عنصری کو خیمہ میں لے آئے۔ حضور اکرم ﷺ اس کے جسد عنصری کے پاس آئے اور فرمایا <u>اس شہید کے سرہانے جنت کی دو حوریں بیٹھی ہیں جو اس کی بیویاں ہیں</u> حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

''ثم قال لقد رائیت زوجتیہ من حور العین''

پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً میں نے اس کے <u>پاس دو حوریں خوبصورت</u> دیکھیں <u>جو اس کی بیویاں ہیں</u>''(قبر کی زندگی:ص300،انجمن خدام الاسلام: لاہور)

قارئین کرام! یہ حدیث خود علماء دیو بند نے لکھی ہیں لہذا اب اس سے انکار بھی نہیں کر سکتے بلکہ اس حدیث پر جو تبصرہ مولوی نور محمد تونسوی دیو بندی صاحب نے کیا کہ

''<u>حضور اکرم ﷺ بچشم خود دیکھ رہے ہیں کہ شہید کے پاس جنت کی دو حوریں بیٹھی ہوئی ہیں</u> اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ شہید کے اندر کسی قسم کی حیات نہیں ہے اور نہ ہی علم وشعور ہے اور نہ ہی کسی قسم کا ادراک وفہم ہے <u>تو ایسے شخص کے پاس سپیشل دو حوریں بھیج دینے کا کیا فائدہ دلہا کو</u>

علم وخبر ہی نہیں اور دلہنیں اس کے پاس بیٹھی ہیں پس ثابت ہوا کہ شہید کے ساتھ جو حسن سلوک ہوتا ہے اور اس کی جو تعظیم وتکریم ہوتی ہے وہ اس سے باخبر ہوتا ہے۔ان چیزوں کا اس کو پورا پورا ادراک وشعور ہوتا ہے'' (قبر کی زندگی:ص300،انجمن خدام الاسلام:لاہور)

دیوبندی مولوی نے یہاں ''دلہا'' اور ''دلھن'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور ایک عام شخص بھی جانتا ہے کہ اردو لغت میں ''دلہا'' اس مرد کو کہا جاتا ہے جس کی شادی ہو اور ''دلھن'' وہ عورت جس کی شادی ہو ۔ نیز اس حدیث میں ''زوجتہ'' کے الفاظ ہیں جن کا ترجمہ خود دیوبندی مولوی نے ''اس کی بیویاں'' کیا ہے۔

کیا علمائے دیوبند بتائیں گے کہ دولہے اور دلہن کا آپس میں کیا تعلق ہوتا ہے؟

بیوی اور شوہر کا آپس میں کیا تعلق ہوتا ہے؟

نیز علمائے دیوبند نے خود سیرت حلبیہ کا ترجمہ کیا جس میں یہ موجود ہے کہ شہداء کے ان کی قبور میں نکاح بھی ہوتے ہیں اور وہ ہمبستری بھی کرتے ہیں۔اب اگر یہ موقف گستاخانہ ہے تو پھر علمائے دیوبند کو چاہیے کہ اپنے اصولوں کے مطابق پہلے اپنے گھر کی خبر لیں۔

علمائے دیوبند کی اس کتاب کے بارے میں ان کے [مطابق] ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ استاد العلماء امیر الفضلاء شیخ الادباء قدوۃ الصلحاء حضرت مولانا امیر محمد صاحب تونسوی شیخ الحدیث جامعہ مخزن العلوم خانپور لکھتے ہیں کہ

''بندہ نے اس کتاب الحیات بعد الوفات کا از اول تا آخر بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے تمام دلائل عقلیہ ونقلیہ علماء اہلسنت والجماعتہ کے مسلک کے عین مطابق پائے ہیں''

(قبر کی زندگی:ص6،انجمن خدام الاسلام:لاہور)

لہٰذا مذکورہ بالا نظریہ کہ شہداء کی دلہنیں ہوتی ہیں، یہ ان کی بیویاں ہوتی ہیں یہ مسلک دیوبند کے عین مطابق ہے۔ نیز اس کتاب پر بڑے بڑے دیوبندی علماء کی تقریظات بھی موجود ہیں علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی کا کہنا ہے کہ

''تقریظ کی حقیقت ہے شہادت، اور بِلا مشاہدہ کے شرعاً شہادت جائز نہیں یہ بڑا ظلم ہے کہ کسی خاص مقام کو دیکھ کر کل کتاب کی تقریظ لکھ دیتے ہیں''

(الافاضات الیومیہ، حصہ ۲ ص ۷ ۱۴ ملفوظ نمبر ۲۵۶)

نیز عبدالجبار سلفی دیوبندی نے لکھا کہ

"تقریظ لکھنے کے بعد اس کی صحت اور قوت وضعف کی ذمہ داری مصنف ومؤلف پر کم اور تقریظ نگار پر زیادہ ہوتی ہے" (لطمۃ الحق: ص ۹ بحوالہ المہند کا علمی محاسبہ: ۳۰۴)

لہٰذا تھانوی صاحب کے مطابق ان تقریظات کی وجہ سے یہ حوالہ ان سب دیوبندی علماء کا ٹھہرا۔

قارئین کرام! اکابرین وہابیہ اور کتب احادیث ومحدثین کے ان حوالوں سے ثابت ہوا کہ شہداء کو اللہ تبارک وتعالی جنت کی نعمتوں سے نوازتا ہے اور ان نعمتوں میں یہ بھی ہے کہ اس کو جنت کی حوریں دی جاتی ہیں یعنی وہ حوریں ان کی بیویاں ہوتی ہیں۔ یہاں تک تو یہ ثابت ہو گیا کہ شہداء کے لئے شہادت کے بعد جنت کے انعامات میں سے حوریں بھی ہیں جو ان کی بیویاں ہیں۔

لیکن اب آیئے یہ دیکھتے ہیں کہ کیا شہداء اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کی لذت حاصل کرتے ہیں؟ تو اس سلسلے میں چند حوالے پیش خدمت ہیں۔

﴿شیخ زین الدین الشافعی کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری﴾

قرآن پاک کی اس آیات ("وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ

يُرْزَقُوْنَ") کے بارے میں شیخ زین الدین ابی یحیی زکریا بن محمد الانصاری الشافعی (المتوفی ۹۲۶ھ)

"ولایخفی أن رزق الشهداء یصدق علی الجماع،

لانه مما یلتذذ به کالأکل و الشرب، ثم رأیت سیدی أبا المواهب الشاذلی رحمه الله ونفعنا ببرکاته، قال :فی کتابه المسمی ((بعنوان أهل السر المصون فی کشف عورات أهل المجون)) وأخبر سبحانه عن الشهداء أنهم أحیاء عند ربهم یرزقون، وحمله أهل العلم علی الحقیقة وأنهم یأکلون ویشربون وینکحون حقیقة، وقائل غیر هذا، ای:ان الاکل والشرب عبارة عن لذة تحصل لهم کاللذة الناشئة عن الاکلو الشرب وا النکاح، صرف هذه الآیة عن ظاهرها من غیر ضرورة تلجیء الی ذلک"

(الاکلیل النادی شرح سنۃِ الھادی:الفصل التاسع عشر: ص ۳۲۹،بیروت)

نوٹ:اس کا ترجمہ آگے"سیرت حلبیہ اردو: ج ۲ ص ۳۹ [مترجم محمد اسلم قاسمی دیوبندی] کے تحت موجود ہے۔

علامہ علی بن خلف کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری

اسی طرح علامہ علی بن خلف المنوفی المالکی المصری (۸۰۷۔۹۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ

و فی "السر المصون" لسیدی ابی الموهب "الشاذلی" ان الشهداء ینکحون فانه قال: أخبر سبحانه عن الشهداء بأنهم أحیاء عند ربهم یرزقون، وحمله أهل العلم علی الحقیقة أنهم یأکلون ویشربون وینکحون حقیقة و قائل غیر هذا صرف الآیة عن ظاهرها من غیر ضرورة تلجیء الی ذلک وقوله:ینکحون لم یقیده بنسائهم کا"

(کِفایَۃُ الطالب الرَبانی علی رسالۃ ابن ابی زید القیروانی:ص ۱۹۲)

نوٹ: اس کا ترجمہ آگے ''سیرت حلبیہ اردو: ج ۲ ص ۳۹ [مترجم محمد اسلم قاسمی دیوبندی] کے تحت موجود ہے۔

﴿''شیخ احمد فری مزیدی'' کا حوالہ شہداء کا قبور میں نکاح اور ہمبستری﴾

شیخ احمد فری مزیدی لکھتے ہیں کہ

''ثم قال: بل قال العلامة الرملی فی ''فتاویه'': بناء علی ان الحیاة باعتبار الجسم، فیما یظهر ان الانبیاء و الشهداء یا کلون فی قبورهم و یشربون و یصلون ویصومون ویحجون، ورفع الخلاف فی نکاحهم لنسائهم ویشابون علی صلاتهم و حجهم، ولا کلفة علیهم فی ذلک، بلیتلذون، ولیس هو من قبیل التکلیف، لأن التکلیف انقطع بالموت، بل من قبیل الکرامة لهمورفع درجاتهم لذلک۔ انتهی۔ قال: وفی ''السر المصون'' لسیدی ابی المواهب الشاذلی: ان الشهداء ینکحون، فانه قال: اخبر الله سبحانه عن الشهداء بانهم ''() وحمله اهل العلم علی حقیقة انهم یا کلون ویشربون وینکحون حقیقة''

''علامہ رملی اپنے فتاویٰ میں ذکر کرتے ہیں کہ انبیاء کی حیات جسمانی لحاظ پر مبنی ہے۔ جبکہ یہ ظاہر ہے کہ انبیاء وشہداء اپنی قبور میں کھاتے ہیں پیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں **اور اپنی عورتوں سے نکاح میں اختلاف ہے۔** اور وہ اپنے نماز اور حج پر ثواب پاتے ہیں اور وہ اس کے مکلف نہیں ہیں بلکہ لطف اندوز ہوتے ہیں یہ مکلف ہونے کی قبیل سے نہیں ہے کیونکہ مکلف ہونا تو وصال سے ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ یہ ان کی کرامات اور درجات کی بلندی پر مبنی ہے۔ اور ''السر المصون میں'' سیدی ابوالمواہب شازلی فرماتے ہیں کہ بے

شک شہداء نکاح کرتے ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے سورۃ آل عمران میں ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

(موکب النور فی زیارۃ القبر والمقبور:ص ۱۲۷)

''شیخ محمد نووی شافعی'' کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری

شیخ محمد نووی شافعی لکھتے ہیں کہ

الانبياء احياء فی قبورهم يصومون و يصلون و يحجون على الراجح و قال بعضهم ينكحون و لا مانع من ان غير النبيين من صلحاء انباعهم معهو و فی هذا الاجتماع كرامة لنبيا محمد ﷺ نصرت النبی ﷺ . . . "

انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔روزہ رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں راجح قول کے مطابق ۔اور بعض نے کہا ہے کہ وہ نکاح کرتے ہیں اور اس میں کوئی ممانعت یا رکاوٹ نہیں ہے کہ غیر انبیاء نیک لوگ اس اجتماع میں شریک ہوتے ہیں یہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی کرامت یعنی عزت اور تعظیم سے ہے۔

(نور الظلام:مطبعة مصطفى البابی الحلبی و اولاده بمصر :ص۲۶)

﴿''شیخ احمد مالکی'' کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری﴾

علامہ شیخ احمد بن غنیم بن سالم بن مھنا نفراوی الازھری المالکی (المتوفی سنۃ ۱۱۲۶ھ) لکھتے ہیں کہ

"فقد قال العلامة الرملی: الانبياء و الشهداء و العلماء لا يبلون والانبياء و الشهداء ياكلون فی قبورهم و يشربون و يصلون ويصومون ويحجون ،ووقع الخلاف فی نكاحهم لنساء هم ـ وللشاذلی فی بعض كتبه:ان الشهداء ينكحون حقيقة كما يا

کلون ویشربون"

اس کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ انبیاء، شہداء اور علماء کے جسم بوسیدہ نہیں ہوتے، انبیاء اور شہداء اپنی قبروں میں کھاتے ہیں پیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں حج کرتے ہیں اور عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں اختلاف ہے۔ اور شازلی کی بعض کتابوں میں ہے کہ شہداء حقیقت میں نکاح کرتے ہیں جیسا کہ وہ کھاتے پیتے ہیں"

(الفواکۃ الدوانی علی رسالہ ابن ابی القیوانی: ص ۱۵۱ :دار الکتب العلمیۃ بیروت)

"علامہ نورالدین الحلبی" کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری

قرآن پاک کی اس آیات کے بارے میں صاحب سیرت حلبیہ [المتوفی ۱۰۴۴ء] میں یہ عبارت موجود ہے کہ

"ولایخفی أن رزق الشهداء یصدق علی الجماع ،لانه مما یتلذذ به کالأکل و الشرب۔ثم رأیت سیدی أبا المواهب الشاذلی رحمه الله ونفعنا ببرکاته، قال فی کتابه المسمی "بعنوان أهل السر المصون فی کشف عورات أهل المجون" وأخبر سبحانه عن الشهداء أنهم أحیاء عند ربهم یرزقون ، وحمله أهل العلم علی الحقیقة وأنهم یأکلون ویشربون وینکحون حقیقة وقائل غیر هذا ای ان الاکل و الشرب عبارة عن لذة تحصل لهم کاللذة الناشئة عن الاکلو الشرب و االنکاح صرف هذه الآیة عن ظاهرها من غیر ضرورة تلجیء الی ذلک"

(نور الدین الحلبی [المتوفی ۱۰۴۴ء] السیرة الحلبیة = إنسان العیون فی سیرة الأمین المأمون، ۲/۲۴۸)

《 نوٹ 》 اس کا ترجمہ آگے'' سیرت حلبیہ اردو : ج ۲ ص ۳۹[مترجم فاضل دیوبند محمد اسلم قاسمی دیوبندی] کے تحت موجود ہے۔

''علامہ شیخ حسن عدوی'' کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری

اسی طرح شیخ حسن العدوی الحمزاوی (المتوفی ۱۳۰۳ھ) ''کنزُ المَطالِب'' میں لکھتے ہیں کہ

قال :و فی "السر المصون" لسیدی ابی الموھب الشاذلی :ان الشھداء ینکحون، فانہ قال: أخبر سبحانہ عن الشھداء بأنھم أحیاء عند ربھم یرزقون ،<u>وحملہ أھل العلم علی الحقیقۃ أنھم یأکلون ویشربون وینکحون حقیقۃ۔قال</u> :وقائل غیر ھذا ، وصرف الآیۃ عن ظاھرھا من غیر ضرورۃ تلجیء الی ذلک۔قال: وقولہ:ینکحون لم یقیدہ بنسائھم کما قال الرملی: "(کنزُ المَطالِب فی فضل البیت و فی الحجر و الشاذروانِ و مافی زیارۃ القبر الشریفِ من المارِب: ص205)

《 نوٹ 》 اس کا ترجمہ آگے'' سیرت حلبیہ اردو : ج ۲ ص ۳۹[مترجم فاضل دیوبند محمد اسلم قاسمی دیوبندی] کے تحت موجود ہے۔

''علماء دیوبند'' کا حوالہ شہداء کا نکاح اور ہمبستری

دار العلوم دیوبند کے سابقہ مہتمم اور علماء دیوبند کے حکیم الاسلام قاری محمد طیب کے بیٹے فاضل دیوبند محمد اسلم قاسمی دیوبندی نے سیرت حلبیہ میں موجود اس عبارت کا ترجمہ کرنے سے پہلے یہ ہیڈنگ لگائی

''کیا انبیاء و شہداء کو جنسی لذت بھی میسر ہے''

یہ ہیڈنگ لگا کر مذکورہ عبارت کا ترجمہ یوں لکھا کہ

''واضح رہے کہ شہداء کو رزق پہنچائے جائے یعنی ان کے کھانے پینے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے

کہ وہ ہمبستری بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم بستری سے بھی لذت حاصل ہوئی ہے جیسے کھانے اور پینے سے لذت ملتی ہے۔میں [صاحب سیرت حلبیہ] نے اس سلسلے میں شیخ ابوالموہب شاذلی کی کتاب اہل السر المصون فی کشف عوارت اہل المجون دیکھی جس میں انہوں نے لکھا ہے''حق تعالیٰ نے شہیدوں کے متعلق بتلایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔علماء نے اس بات کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے یعنی اس زندگی کو حقیقی زندگی تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ **وہ حقیقت میں کھاتے ہیں، پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں۔اور جو شخص اس کے خلاف معنی لیتا** یعنی یہ کہتا ہے کھانے پینے اور نکاح کرنے سے حقیقت میں کھانا پینا اور ہم بستری کرنا مراد نہیں بلکہ اس سے وہ لذت مراد ہے جو کھانے پینے اور ہم بستری کرنے سے حاصل ہوتی ہے **تو وہ شخص بلا وجہ آیت کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر ایک دوسرے اور دور از معنی پیدا کر رہا ہے جبکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے**''

(سیرت حلبیہ اردو: نمبر ۴ جلد دوم نصف آخر: ص ۳۹۹: دارالاشاعت کراچی)

سیرت حلبیہ کا یہ ترجمہ علماء دیوبند کے حکیم الاسلام قاری محمد طیب (جو دارالعلوم دیوبند کے مہتمم بھی رہے) ان کی زیر سرپرستی شائع ہوا ہے۔اور خود مترجم بھی علمائے دیوبند کے فاضل ہیں۔

''ولایخفی أن رزق الشهداء یصدق علی الجماع ،لانه مما یتلذذ به کالأ کل و الشرب''

''واضح رہے کہ شہداء کو رزق پہنچائے جائے یعنی ان کے کھانے پینے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہمبستری بھی کرتے ہیں کیونکہ ہم بستری سے بھی لذت حاصل ہوئی ہے جیسے کھانے اور پینے سے لذت ملتی ہے''

ان علمائے دیوبند نے یہاں اس موقف کو گستاخانہ نہ کہا گستاخانہ کہنا تو کجا اس کی تردید تک نہیں کی۔

دیوبندیوں کے شیخ الحدیث سرفراز خان صفدر کے مطابق

''کسی عالم کا کسی کے قول کو نقل کرنا اور اس کا کہیں بھی رد نہ کرنا بلکہ اس استدلال واحتجاج کرنا حقیقتاً اس کی تصیح ہے، تصیح اور اور کس چیز کا نام ہے؟'' (سماع الموتی: ۳۶۳)

یہی سرفراز صفدر دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے'' (تفریح الخواطر فی ردتنویر الخواطر: ص29)

الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگرچہ یہ حوالہ برکاتی صاحب نے کسی اور کا نقل کیا ہے مگر تردید نہیں کی تو سارا وزن برکاتی صاحب کے کندھے پر آ پڑا'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ: ص ۴۸)

''چونکہ برکاتی صاحب نے اس کی تردید نہیں کی جو تائید کی دلیل ہے، تو یہ حوالہ برکاتی صاحب کا ہی شمار ہوگا'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ: ص ۴۸)

مولوی ابوایوب دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ

''اگرچہ عبارت پیر نصیر الدین گولڑوی کی ہے مگر تبسم صاحب نے اسے رد کہیں بھی نہیں کیا پوری کتاب میں، تو یہ اب تبسم کے گلے کی ہڈی ہے'' (دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس: ص ۲۰)

لہٰذا خود علماء دیوبند کا یہ موقف ثابت ہوا کہ شہداء کے نکاح بھی ہوتے ہیں اور وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری بھی کرتے ہیں۔ اب اگر کوئی دیوبندی مولوی صاحب اس موقف کو گستاخی و کفر قرار دیتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند کے معتبر مفتیوں سے ایک عدد فتویٰ صاحب سیرت حلبیہ، شیخ ابو

الموہب شاذلی ، مذکورہ بالا تمام علماء اور اپنے دیو بندی حکیم قاری محمد طیب اور فاضل دیو بند محمد اسلم قاسمی دیو بندی پر بھی عائد کریں اور انہیں گستاخ قرار دیں۔

﴿علمائے دیو بند کا حوالہ اہل نجات ''شب باشی'' کرتے ہیں﴾

شب باشی کا مطلب علماء دیو بند ''ہمبستری'' لیتے ہیں تو آیئے علماء دیو بند کے گھر سے ایک حوالہ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ علماء دیو بند کی کتاب انوار الباری میں دیو بندی مولوی لکھتے ہیں کہ

''پھر اہل نجات کیلئے وہاں چار قسم کے مکانات ہوتے ہیں۔ ایک تو اپنے رہنے اور شب باشی کا خاص مکان دوسرا اپنے وابستگان وعقیدت مندوں سے ملاقات کا درباری دیوان، تیسرے سیر وتماشا وتفریح کے مقامات جیسے آب زمزم مساجد متبرکہ اور دوسری دنیا و عالم برزخ کی نزہت گاہیں۔......، اس پوری تفصیل کے بعد یہ خیال صحیح نہ ہوگا کہ یہ سب مکانات اس تنگ قبر کے اندر ہیں۔ بلکہ یہ تو ان مکانات کیلئے داخل ہونے کا دروازہ ہے''

(انوار الباری، ج ۱۸: ص ۲۵۰)

قارئین کرام! اس عبارت میں علماء دیو بند نے صاحب لکھا کہ (جو لوگ فوت ہو جاتے ہیں ان میں جو اہل نجات ہیں ان کے لئے چار قسم کے مکانات ہیں جن میں سے) ایک ''شب باشی کا خاص مکان'' ہوتا ہے۔ شب باشی کا مطلب علماء دیو بند کے نزدیک ''ہمبستری'' کرنا ہے تو علماء دیو بند کی اس عبارت کا مطلب یہی لیا جائے گا کہ وہاں اہل نجات کے لئے ہمبستری کا مکان ہوتا ہے۔ اب علماء دیو بند اپنے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے علماء کو گستاخ قرار دیں۔

یہاں تک تو شہدا کے انعام واکرام اور اعزاز کی گفتگو تھی اب آگے علمائے وہابیہ کی کتب سے خاص ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں چند حوالے ملاحظہ کیجیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الشہداء ہیں اور شہداء کے تمام اعزاز واکرام انہیں حاصل ہیں

قارئین! اللہ تبارک وتعالی قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ"

اور اے مخاطب جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت خیال کر بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے" (پارہ ۴ آل عمران 169)

☆......خود علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب حیاۃ الانبیاء میں لکھا ہے کہ

"علامه شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوى علیہ الرحمہ المولود ۸۳۱ھ والمتوفی ۹۰۲ھ فرماتے هيں:

"ومن الادلة ذلك ايضا قوله تعالى [وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ] فان الشهادة حاصلة له صلى الله عليه وآله وسلم ولى اتم الوجوه لانه شهيد الشهداء وقد صرح ابن عباس و ابن مسعود رضى الله عنهم بانه صلى الله عليه وآله وسلم مات شهيد والله الموفق" القول البديع فى الصلاة على الحبيب الشفيع صلى الله عليه وآله وسلم: ص ۳۳۷ الناشر موسسة الرياض"

حیات الانبیاء کے دلائل میں سے ہیں اللہ تعالیٰ کا قول [وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ] اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہادت حاصل ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الشہداء ہیں تحقیق تصریح کی ہے [حضرت] ابن عباس اور ابن مسعود رضی

اللہ عنہم نے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہید ہو کر وفات پائی“

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص424، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

☆......یہی دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

”امام عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ المولود ۸۴۹ھ و المتوفی ۹۱۱ھ فرماتے ہیں۔“ما نبی الا وقد جمع النبوۃ وصف الشهادة فيدخلون فی عموم لفظ الآیة... فثبت کونه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیا فی قبره بنص القرآن“انباء الاذكياء بحياة الانبياء: ص ۵۵۶ ضمن الحاوی للفتاوی۔الناشر المكتبة الحقانيه“

کوئی نبی ایسا نہیں ہوتا مگر ان میں وصف نبوت کے وصف کے ساتھ وصف شہادت بھی جمع کیا جاتا ہے۔پس انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام عموم آیت کے اندر داخل ہوئے ......پس ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر میں بنص قرآن زندہ ہیں“

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص424، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

☆......حضرت علامہ ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں کہ

”حق تعالیٰ در حق شهداء میفر ماید(...بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ “)... واین حکم مخصوص بشهداء نیست انبیاء و صدیقین از شهدا افضل اندو اولیاء هم در حکم شهدااند که جهاد بالنفس کرده اند که جهاد اکبر است (رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر) ازاں کنایت است“

اللہ تعالیٰ شہدا کے حق میں فرماتا ہے کہ (بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں) میں کہتا ہوں ...... یہ حکم شہدا کے لئے خاص نہیں بلکہ انبیائے کرام اور صدیقین شہید کے حکم میں ہیں کیونکہ

انہوں نے نفس کے ساتھ جہاد کیا ہے جو کہ جہاد اکبر ہے (ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے) اس پر دلیل کافی ہے''

(تذکرۃ الموتی والقبور ۱۴۱، ۲۴۲ طبع استنبول، ترکی بحوالہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں واللہ: ص ۱۸۳)

☆ ...... علمائے دیوبند کے مفتی عبدالشکور ترمذی کی کتاب میں لکھا ہے کہ

''وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ''

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو (ف ۰) بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں'' (پ2 البقرۃ 154) **استدلال:** جب شہید کے لئے وقوع قتل کے باوجود یہ حیات طیبہ ثابت ہے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے اس سے بھی ارفع و اعلیٰ حیات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی یہ آیت دلالۃ النص کے اعتبار سے انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بعد الوفات پر ایک واضح دلیل ہے'' (ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن: ص 47 بیت الکتب الاسلامی صوابی)

☆ ...... اسی طرح علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب حیاۃ الانبیاء میں لکھا ہے کہ

''حیاۃ الانبیاء کا عقیدہ جس طرح احادیث مبارکہ سے بطور عبارۃ النص ثابت ہے تو اسی طرح قرآن کریم سے بطور دلالت النص بھی ثابت ہے'' (حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم :ص 418، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

مذکورہ آیت [وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ] کے بارے میں علماء دیوبند نے لکھا ہے کہ

''اس آیت سے حیات شہداء بعبارت النص ثابت ہوئی اور حیات انبیاء علیہم السلام بدلالۃ النص ثابت ہوئی'' (تریاق اکبر بزبان صفدر: پانچواں باب مماتیت کے بیان میں: ص 372)

☆......دیوبندی مولوی محمد حسین نیلوی لکھتے ہیں کہ

''اس عقیدہ کے اثبات کے لئے قرآن کریم کی آیت کافی وافی ہے جس سے شہداء کی حیات عبارت النص کے طریق سے اورانبیاء علیہم السلام کی دلالۃ النص کے طریق سے ثابت ہے''

(ندائے حق ص ۱۶۲ ج ۲، بحوالہ تریاق اکبر بزبان صفدر:372)

☆......دیوبندی مولوی شیر محمد جھنگوی لکھتے ہیں کہ

''اس آیت میں موت کے بعد شہید کی حیات کا ذکر ہے اس سے بطریق دلالۃ انبیاء [علیہم السلام] کی حیات بعدازموت ثابت ہوتی ہے''

(آئینہ تسکین الصدور: ص ۴۵، بحوالہ تریاق اکبر بزبان صفدر:372)

اسی طرح بے شمار وہابی علماء نے اسی شہداء والی آیت سے حیات انبیاء پر استدلال کیا ہے۔

☆......اسی طرح غیر مقلدین کے قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ

''ان ماثبت ان الشھداء احیاء یرزقون فی قبورھم والنبی ﷺ منھم''

(نیل الاوطار: ج۵ ص ۱۰۱ کتاب المناسک'')

یہ جو ثابت ہے کہ شہداء زندہ ہیں ان کو اپنی قبروں میں رزق دیا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ بھی شہداء میں سے ہیں''

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص426، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

☆......اور خود علمائے وہابیہ نے یہ روایت لکھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''وذلک ان اللہ عزوجل اتخذہ نبیا و اتخذہ شھیدا''

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی بھی بنایا اور شہید بھی''

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص423، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

☆ ......دیوبندی مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ

''دوسری حدیث میں نبی اللہ حی یرزق وغیرہ کثرت سے ہیں اور یہ وہی حیات ہے جو شہداء کے لئے قرآن میں ذکر کی گئی ہے، البتہ حسب مراتب ان حضرات کی حیات، شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے'' (مکتوبات شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا: ۵۲۰ بحوالہ المہند کا علمی محاسبہ: 545)

☆ ......علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب حیاۃ الانبیاء میں لکھا ہے کہ

''مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ'' اور شہداء کو یہ حیات ملی ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان کے بلند مرتبہ و مقام کی وجہ سے اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مقام و مرتبہ حق تعالیٰ کے ہاں شہداء سے کہیں زیادہ بلند ہے اس لئے حیات انبیاء کے لئے **بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی بلکہ انبیاء کی حیات عام شہداء کی حیات سے اقویٰ ہے''**

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص 418، محمد اعظم المردانی دیوبندی)

پس ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ شہید ہیں اور قرآن پاک کی اسی آیت [''بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ''] کے مصداق ہیں۔ تو جو کچھ عام [امتی] شہید کے لئے شہادت کے بعد اللہ عزوجل کی طرف سے انعامات، اکرامات اور اعزازات اور مقامات ہیں وہ سب اس امتی شہید کے آقا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ خود علماء دہابیہ نے یہ لکھا ہے کہ جو اعزازات و اکرامات اور انعامات عام شہید کو ملے وہ سب بلکہ ان کا مجموعہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملنا چاہیے۔

انبیاء کے اعزازات، اکرامات، انعامات شہدا سے بڑھ کر ہیں

چنانچہ علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب حیاۃ الانبیاء میں لکھا ہے کہ

''شہید کو حق تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے کی توفیق ملی ہے وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہدایت اور رہنمائی ہی کی وجہ سے ملی ہے تو **[جو] اعزاز شہید کو ملے گا وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام**

کو بھی ملنا چاہیے بلکہ تمام شہداء کے اعزازات کے مجموعہ کے برابر انہیں کو ملنا چاہیے۔ ماخوذ من اشرف التوضیح"

(حیاۃ الانبیاء بعد وفاۃ الانبیاء: جلد دوم: ص422، محمد اعظم المردانی دیوبندی: مکتبہ رحمۃ اللعالمین پشاور)

نیز صاحب انوار الباری دیوبندی کے مطابق

"غور کیا جائے کہ جب یہ سہولتیں اور راحتیں عالم برزخ میں عام مومنوں کیلئے ہیں، تو اولیاء و انبیاء کے واسطے پھر خاص طور پر سرور انبیاء اول الخلق و افضل الخلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کیا کچھ نہ ہوں گی" (انوار الباری، ج۱ص۲۵۰)

اسی طرح علمائے دیوبند نے لکھا کہ

"سب انبیاء علیہم السلام کا درجہ شہداء سے بالا ہے جو حکم شہیدوں کے لئے بدرجہ اولی ہے ہر شخص جانتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا درجہ و مقام تمام شہداء سے بہت بالا ہے اور آیت "فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ" [النساء ۶۹] کی ترتیب ذکری نے جو حکمت بالغہ سے خالی نہیں ہو سکتی بتا دیا کہ انبیاء علیہم السلام کا درجہ سب سے اول ہے اور سب سے اعظم ہے"

(ہدایۃ الحیران فی جواہر القرآن: ص89 بیت الکتب الاسلامی صوابی)

خود علمائے وہابیہ کی ان تصریحات کے مطابق قرآن کی آیت "بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ" کے تحت جو جو انعامات و اکرام، اعزازات و مقامات، جنت کی لذتیں و راحتیں، جنت کا رزق، جنت کے باغات، جنتی حوریں ("اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ") جو کچھ عام شہید امتی کو مل رہا ہے مذکوہ دلائل کے مطابق ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بدرجہ اولیٰ ان کے حق دار ہیں۔

مرزا جہلمی کا شرکیہ عقیدہ

منی خدا (Mini GOD)

علامہ رفعت برکاتی حفظہ اللہ

الحمد للہ رب العلمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مرزا جہلمی صاحب تکبر میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ عصر حاضر کے علمائے دین تو کیا سلف صالحین، بزرگان دین و اکابرین دین کو بھی کچھ نہیں سمجھتے اور جہلم کی ایک کوٹھڑی میں اپنے چیلوں کے سامنے بیٹھ کر بڑا زور دے کر کہتے ہیں کہ بابے تے شے ہی کوئی نہیں۔ مثال مشہور ہے کہ

”گھر میں تو بلی بھی شیر ہوتی ہے“

مزا تو تب ہے کہ میدان مناظرہ میں ہمارے علمائے اہل سنت کا سامنا کریں تب جناب مرزا صاحب کو معلوم چلے گا کہ بابے [سلف صالحین و علمائے دین، مشائخ عظام] تو دور کی بات ہے ان کے پیروکار (علمائے اہل سنت) کے سامنے مرزا تے شے ہی کوئی نہیں۔

ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مقابلہ میدان میں ہوتا ہے اگر کوئی شخص گھر بیٹھے یہ کہہ دے کہ فلاں پہلوان تو شے ہی کوئی نہیں، فلاں مارشل آرٹ کا ماسٹر تو شے ہی کوئی نہیں اور میدان میں سامنے نہ آئے اور نہ مقابلہ کرے اور صرف یہ کہتا رہے کہ فلاں پہلوان یا ماسٹر تو شے ہی کوئی نہیں تو یقیناً ایسے شخص کا دماغی توازن درست نہیں ہوگا، کچھ یہی حال جناب مرزا محمد علی جہلمی صاحب کا بھی ہے کہ اپنی کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر شیر بننے کے خواب دیکھتا رہتا ہے، حالانکہ اگر اس کو اتنا گھمنڈ ہے تو ہمارے سنی شیروں میں سے صرف ایک شیر ہی کا سامنا کر کے دکھا دے۔ ان شاء اللہ عزوجل وہ دن اس کے گھمنڈ کا آخری دن ہوگا اور ہر خاص و

عام خود دیکھ کر یہ نعرہ لگائے گا کہ

علمی اوقات مرزا جہلمی کی ہے ہی کوئی نہیں
رضوی کے سامنے مرزا تو شے ہی کوئی نہیں

علمی حیثیت تو جہلمی کی یہ ہے عربی عبارات تو بہت دور کی بات ہے جناب اکثر قرآن مجید دیکھ کر بھی غلط پڑھتے ہیں، غلط مسائل و نظریات بیان کرتے ہیں، آئے دن کوئی نہ کوئی نیا گل کھلاتے نظر آتے ہیں۔ انہی میں سے ایک گل یہ بھی کھلایا کہ جناب نے ایک شرکیہ عقیدہ ''منی خدا'' کا پیش کیا۔ اور اللہ عزوجل کی طرف ایک جھوٹ منسوب کرتے ہوئے یہ کہا کہ

''وہ [اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنا دوں گا''

معاذ اللہ عزوجل۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ

مسلمانوں کا سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ'' عقیدہ توحید'' ہے، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اللہ تبارک وتعالی ہر گناہ معاف فرما دے گا لیکن شرک نا قابل معافی ہے۔ اور مرزا جہلمی صاحب ایک شرکیہ عقیدہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ اس لیے ہم نے سب سے پہلے اس موضوع کو اختیار کیا۔

ہم آگے چلنے سے قبل مرزا جہلمی صاحب کے اس موضوع [منی خدا] پر لیکچر کی متعلقہ گفتگو مکمل پیش کریں گے کیونکہ مرزا جہلمی صاحب اپنے ایک بیان میں کہتے ہیں کہ

"منی گاڈ کے اوپر بھی آپ فتوی لگائیں لیکن وہ پوری بات کے بعد"،

اس لئے ہم مرزا جہلمی صاحب کی متعلقہ پوری بات نقل کر رہے ہیں تاکہ عوام الناس کے سامنے یہ تاویل نہ کر سکیں کہ میری پوری بات پیش نہیں کی گئی۔ مرزا جہلمی صاحب کا منی خدا کے متعلق مکمل گفتگو ہم

یہاں نقل کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ تاویل نہ کر سکے کہ گفتگو کو آگے پیچھے سے کاٹ کر پیش کیا گیا ہے، اس لیے سب سے پہلے بابے مرزا جہلمی صاحب کی گفتگو ملاحظہ فرمائیں۔

1: مرزا کے مطابق جنت میں منی خدا

مرزا جہلمی صاحب کہتے ہیں کہ

''دیکھیں اگر آپ صرف دنیا کے اعتبار سے ان چیزوں کو دیکھیں گے تو پھر آپ کو یہ باتیں سمجھ نہیں آئیں گی آخرت کے ساتھ اسے جوڑ کر دیکھیں کہ ایک خدا جو ساری قدرتوں کا مالک ہے اور وہ اکیلا اور یکتا ہے **وہ آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں ایک منی خدا بنا دوں گا۔** کس حوالے سے؟ **وہ رہے گا مخلوق ہی لیکن جو کوالٹیز GOD کے پاس ہیں،** گاڈ کی کوالٹی کیا ہے کن فیکون۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے، تو [وہ ہو جاتی ہے] تو جنت میں جنتی کیا ہوگا؟ جب وہ ارادہ کرے گا وہی چیز اس کے سامنے آئے گی، اچھا خدا کی کوالٹی ہے اسے موت کبھی نہیں آنی۔ جنتی کو آئے گی؟ بخاری مسلم کی حدیث ہے کہ مینڈھے کی شکل میں لا کر میدان محشر میں موت کو قتل کیا جائے گا جنتی اور دوزخی جمع ہوں گے جمگھٹے کی شکل میں۔۔ آج کے بعد کسی کو موت نہیں جو دوزخ میں ہے وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں ...... اور جنتیوں کو مبارک ہو کہ کوئی موت نہیں ہے مسلم شریف میں حدیث ہے جنتیوں کو موت نہیں آئے گی، بوڑھے نہیں ہوں گے، تیس سال کے جوان رہیں گے، بیماری نہیں آئے گی۔ کوئی مشکل نہیں آئے گی اور سب سے بڑھ کر اللہ اس سے کبھی ناراض نہیں ہوگا۔ جنت میں کوئی کام ایسا نہیں ہے جس سے اللہ ناراض ہو جائے ادھر تو ٹینشن ہی رہتی ہے پتہ نہیں یہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔ جنت میں جو کچھ

ہے سب کچھ ہی جائز ہے ادھر کا رول یہ ہے کہ جو آپ کا دل چاہے وہ آپ کے لیے جائز ہے ۔جس خدا نے آپ کو اتنی بڑی آفر لگائی ہے کہ 60 سال کی زندگی ،اور 60 سال کی بھی دن رات نکال دیں ،سونے کے اوقات بھی تو نیٹ 4، 5 سال آپ دے کے اربوں سال کی وہ زندگی دے جو مسلم شریف میں حدیث ہے کہ آخرت اور دنیا کی مثال اس طرح ہے جیسے تم سمندر میں انگلی ڈبو جو پانی لگے وہ دنیا کی زندگی اور سمندر آخرت کی ۔ **سو وہ آپ کو ایک منی خدا بنانے والا ہے** اس حوالے سے کہ آپ کو ساری کوالٹیز دے گا جو انسان کے اندر چھپی ہوئی ہیں، انسان نے خدائی کا دعوی کیوں کیا ہے؟ انسان کے اسٹیک میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میں خدا بنوں، تکبر انسان کی اسٹیک میں ہے جو جو چیزیں اسٹیک میں تھی ناانہی کی مخالفت کروائی گئی ۔شہوت اللہ نے رکھی ہے کہا اس کو کنٹرول کرنا ہے ٹھیک ہو گیا نا جی؟ اپنی مرضی کی زندگی گزارنا یہ ہماری خواہش ہے کون نہیں چاہتا کہ میں اپنی مرضی کی زندگی گزاروں ،لیکن دیکھے نا کئی بار رات کو لیٹ سوئے ہیں اب دل نہیں کر رہا ہوتا کہ فجر کے وقت اٹھنے کا ۔نماز کی وجہ سے اٹھنا پڑتا ہے، اللہ کی ماننی پڑتی ہے تو میں اس پر ایک جملہ بولتا ہوں جو دنیا اللہ کی مرضی کی گزارے گا آخرت اس کی مرضی کی ہوگی اور جو دنیا اپنی مرضی کی گزارے گا پھر آخرت اللہ کی مرضی ہوگی تو وہ مرضی سے مراد وہ جنت نہیں ہوگی ۔تو یہ اللہ کی بڑی مہربانی ہے اس نے اس حوالے سے باقی آپ میرے مسئلہ تقدیر پر چار لیکچر ہیں‘‘

دیکھیں یوٹیوب ویڈیو: **علمی و تحقیقی مجلس نمبر 27:**

1 گھنٹہ 32 منٹ سے 1 گھنٹہ 35 منٹ 45 سیکنڈ تک

https://www.youtube.com/watch?v=JbSnwlPVmuo

2: بقول مرزا جہلمی

منی گاڈ کا عقیدہ قرآن سے ثابت ہے (معاذ اللہ)

مرزا جہلمی سے اس کی اکیڈمی میں اس کے ایک فالوور نے کہا کہ

"گنجائش نکال کر منی گاڈ [کے لفظ] کو چینج کر دیں"

تو مرزا نے اس کا جواب یہ دیا کہ

"رکو ذرا صبر کرو ہاں جی۔ اگر میں یہ قرآن سے ثابت کر دوں پھر آپ کیا کریں گے۔ اور ایک پیغمبر سے تو پھر کیا کریں گے قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے اپنے خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔ عام آدمی میں مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو کون رب کہتا ہے آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ ہاں۔ اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔ اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پہلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان، اس طرح کہیں الفاظ ہیں۔ روف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں کہتے بالمومنین روف رحیم، لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The روف، The رحیم، الروف الرحیم، لیکن لفظ تو وہی ہے نا؟

منی گاڈ کے اوپر بھی آپ فتوی لگائیں لیکن وہ پوری بات کے بعد، میں نے کیا بات کی تھی ہاں میں نے یہ کہا تھا کہ دنیا میں کن فیکون کو الٹی کس کی ہے؟ اللہ کی۔ ہمیشہ کی زندگی کو الٹی کس کی؟

اللہ کی ۔ یہ دو کوالٹیز ایسی ہیں جو انسان کی انسٹنٹ میں خواہش کے طور پر موجود ہیں اسی وجہ سے انسان نے دعوی خدائی کیا ہے۔انسان چاہتا ہے کہ میرا آڈر چلے مجھے موت نہ آئے۔اگر یہ دو خامیاں انسان کی دور کردی جائیں۔کہ وہ اپنی جنت خود تخلیق کرے وہ جو چاہے خواہش کرے وہ سامنے آجائے اور اسے موت بھی نہ آئے۔ہم ہمیشہ سے نہیں ہیں لیکن ہمیشہ کے لئے ہیں۔اللہ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ہم ہمیشہ سے تو نہیں ہیں، ہم حادث ہیں قدیم نہیں ہیں لیکن اب ہم ہمیشہ کے لیے ہیں کیونکہ جنت ہمیشہ کے لیے ہے تو یہ میں نے کہا تھا کہ جنت میں جب آپ جائیں گے تو آپ کی یہ خواہش پوری ہو جائے گی۔جو صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ۔۔۔الخ۔

https://www.youtube.com/watch?v=_xADyetkQuc

3: مرزا کا عقیدہ کہ جنت میں منی گاڈ

اسی طرح ایک اور ویڈیو میں مرزا جہلمی صاحب اپنے اس [منی خدا] عقیدے کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

"میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے لیکن جو کوالٹیز [Qualties] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو دے گا مثلا ہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیا ہوگی؟ ہمیشہ۔کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہوگی۔ان شاء اللہ بخاری مسلم میں احادیث موجود ہیں۔ان ساری چیزوں کا ذکر کر کے میں نے کہا تھا، کسی نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ ہم اللہ سے محبت کیوں کریں اس نے تو ہمیں اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے

پیدا کر کے ۔ میں نے کہا تھا کہ اس اللہ سے کیوں محبت نہ کریں جو اکیلا تھا اور اس نے اپنی خدائی صفات میں آپ کو بھی شامل کر لیا ہے خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ جنت کی زندگی میں ۔تو ایسے اللہ سے تو محبت کرنی چاہے جس نے چند سالوں کی زندگی کے عوض **ہمیشہ کے لیے آپ کو ایک منی گاڈ بنا دیا ھے** ،گاڈ ان معنی میں، میں نے نہیں لیا تھا میں نے کہا تھا خالق اور مخلوق کا فرق ۔اور جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] الہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے ۔فتوی حضرت یوسف پر بھی لگتا ہے سورہ یوسف میں ہے جب وہ دو بندے آ کر خواب بیان کرتے ہیں تو حضرت یوسف کیا کہتے ہیں؟ تم میں سے ایک اپنے رب کو شراب پلائے گا تین چار دفعہ رب کا لفظ آیا ہے بادشاہ کے لیے ۔تو حضرت یوسف نے کیوں کہا؟ حضرت یوسف کو نہیں پتہ تھا کہ اس کا رب کون ہے؟ تو وہاں پر ترجمہ کرنے والوں نے بریکٹ میں لکھا ہے یہاں مراد لغت کے معنوں میں ہے یعنی تمہارا پالنے والا تمہارا آقا وہ تو ہمارے ماں باپ کو بھی رب کہا

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا

اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے بچپن میں ہمیں پالا تھا۔تو یہ قرآن میں بھی ہے ۔سمیع بصیرا سورہ الدھر کے سٹارٹ میں انسان کو کہا گیا اور سمیع اور بصیر کس کی کوالٹیز ہیں اللہ کی، سورہ توبہ کی آخری آیات میں کہا گیا **بالمومنین رؤف الرحیم۔**

نبی علیہ السلام مومنین کے حق میں روف بھی ہیں اور رحیم بھی ہیں روف اور رحیم کس کی کوالٹیز ہیں اللہ کی لیکن وہ الرؤف الرحیم ۔The کے ساتھ کوالٹی وہی ہے لیکن دی [the] کے فرق

سے یہ ہوتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق باقی یہ نہیں ہوتا کہ اللہ کے اندر جو رؤف ہے اس کا معنی اور ہے اور رسول اللہ والے روف کا معنی اور ہے نہیں معنی ایک ہی ہے اللہ سنتا دیکھتا ہے ہم سنتے دیکھتے ہیں معنی تو ایک ہے لیکن اللہ کا سننا دیکھنا انلمیٹڈ ہے اور اس کا ذاتی ہے ہمارا عطائی ہے تو یہ اس کو اوٹ اف کنٹیکسٹ پیش کرتے ہیں"

https://www.youtube.com/watch?si=UgqYoKaL7S1Hg-Zy&v=xtkibol3ZTs&feature

4: مرزا کا عقیدہ کہ جنت میں منی گاڈ

اسی طرح ایک اور ویڈیو میں بھی یہی باتیں دہرائیں۔ جو کہ مختصراً اس طرح ہیں کہ

وہ اپنی خدائی میں اکیلا تھا **هو الحی القيوم**۔ ہر چیز کا مالک اسے قائم رکھنے والا، ایسی ہستی جسے موت نہیں آنی ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور سب سے بڑھ کر کہ جو وہ خواہش کرتا ہے **کن فیکون** وہ ہوجاتی ہے **یہ اللہ کی وہ کوالٹیز ہیں جو اس کے ساتھ خاص ہیں**۔ اللہ کی تین بڑی بڑی کوالٹیز ہیں ان میں سے ایک تو بہر حال وہ تو اسی کی ہیں وہ کوالٹی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اس کوالٹی میں، کسی اعتبار سے بھی۔ لیکن باقی جتنی کوالٹیز ہیں ان میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو بھی وہ کوالٹیز دی ہیں۔ اگر چہ وہ اس لیول کی نہیں ہیں مثلاً زندگی، اللہ کی زندگی اپنی ہے موت نہیں آئے گی ادھاری نہیں ہے ہماری زندگی ادھاری ہے اللہ کے عطا کرنے پر ہے، ذاتی نہیں ہے موت ہمارا مقدر ہے لیکن اس کے بعد ایک نئی زندگی ملے گی۔ تو یہ جو تین کوالٹیز ہیں نا، ان میں سے ایک تو آپ بھول جائیں کسی کو ملنے سے رہی، ہمیشہ سے ہونا وہ صرف CREATER کی ہے۔ دوسری کوالٹی ہمیشہ کی

زندگی اور موت نہ آنا یہ کوالٹی صرف اللہ کی ہے البتہ محض اپنے رحم اور فضل سے انبیاء کی پیروی کرنے کے سبب کتابوں کی پیروی کرنے کے سبب اپنے نیک بندوں کو یہ کوالٹی جنت میں دے دے گا۔دے گا کہ نہیں؟ ان شاء اللہ تعالی دے گا۔۔۔۔۔۔یہ وہ کوالٹی دوسری اللہ تعالی اپنے ساتھ اپنے بندوں کو بھی شئیر کرے گا۔خالق اور مخلوق کا فرق رہے گا۔عطائی اور ذاتی کا فرق رہے گا۔لیکن بہر حال یہ اس کی خوبی تھی جو اس نے اپنے بندوں کے ساتھ شئیر کی ہے۔تو ایسے رب سے محبت نہ کی جائے۔محبت کا جذبہ تو پیدا ہوتا ہے کہ چند سالوں کی زندگی دے کر ان فنٹ لائف آپ سے حاصل کرلیں۔

اور تیسری کوالٹی کن فیکون، جو آپ خواہش کریں وہ ہو جائے یہ کوالٹی بھی آپ کو جنت میں مل جائے گی کیونکہ قرآن میں جگہ جگہ آیا ہے کہ جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو گے،تمہارے چاہنے سے وہ چیز ہو جائے گی تو اللہ بھی تو یہی کہتا ہے کہ جب میں کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہوں کہتا ہوں کن فیکون تو وہ ہو جاتی ہے جنتی بھی جنتی میں پہنچ کر جو خواہش کریں گے وہ ان کے سامنے ہو جائے گی تو یہ تین اللہ کی بڑی کوالٹیز ،ان میں سے دو، کسی درجے میں، خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ، عطائی اور ذاتی کے فرق کے ساتھ انسان کو بھی ملنے والی ہیں۔۔۔اس اللہ سے کیوں نہ محبت کروں جو اکیلا تھا اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کا فرق ہے لیکن اپنی دو کوالٹیز ،کون سی؟ ہمیشہ کی زندگی اور جو ارادہ آپ کریں وہ ہو جائے یہ اس نے آپ کو دے دی۔

https://www.youtube.com/watch?si=D6QjVibZ_oUqJ3RC&vg2a76JmlZos&feature=

مرزا جہلمی نے اپنے اس شرکیہ عقیدے کو قبول کیا

مرزا جہلمی کے ان چاروں بیانات کو ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا۔ جن سے مرزا جہلمی کا عقیدہ واضح ہے کہ

{1}......وہ [اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں **ایک منی خدا بنا دوں گا۔**

{2}......**سر وہ [اللّٰہ] آپ کو ایک منی خدا بنانے والا ھے** اس حوالے سے کہ آپ کو ساری کوالٹیز دے گا جو انسان کے اندر چھپی ہوئی ہیں۔

{3}......مرزا جہلمی سے اس کے فالور نے کہا کہ ''گنجائش نکال کر منی گاڈ [کے لفظ] کو چیلنج کر دیں تو مرزا نے اس کا جواب یہ دیا کہ

''اگر میں یہ قرآن سے ثابت کر دوں پھر آپ کیا کریں گے اور ایک پیغمبر سے تو پھر کیا کریں گے''

مرزا جہلمی کی اس گفتگو سے بالکل واضح ہے کہ مذکورہ بالا عقیدہ جنت میں متقی و پرہیزگار لوگوں کو اللہ منی گاڈ، منی خدا بنا دے گا، یہ مرزا جہلمی کا عقیدہ ہے۔ دیگر بیانات میں اس نے خود ہی اپنے اس عقیدے کی وضاحت کر دی۔ اور اس نے اس عقیدے سے کہیں بھی انکار ورد بھی نہیں کیا لہذا یہ کوئی اس پر تہمت و بہتان نہیں بلکہ یہ اس کا عقیدہ ہے۔

نیز مرزا جہلمی پر جب یہ اعتراض ہوا تو اس نے اپنے اس شرکیہ عقیدے کو قرآنی آیات سے باطل استدلال کرتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کی مرزا جہلمی کے ان استدلالات کے مطابق اس کا یہ عقیدہ بقول اس کے قرآن سے ثابت ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

مرزا جہلمی کی تاویلات باطلہ

[1]۔۔۔۔۔قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی اپنی خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔عام آدمی میں مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو کون رب کہتا ہے

آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ہاں۔اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پہلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کومن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان

[2]۔۔۔۔۔اس طرح کہیں الفاظ ہیں۔روف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں کہتے بالمومنین رؤف رحیم، لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The روف، The رحیم، الرؤف الرحیم، لیکن لفظ تو وہی ہے نا؟

[3]۔۔۔۔۔<u>"میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے</u> لیکن جو کوالٹیز [Qualties] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو دے گا مثلا ہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیا ہوگی؟ ہمیشہ۔کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہوگی۔

[4]۔۔۔۔۔تو ایسے اللہ سے تو محبت کرنی چاہیے جس نے چند سالوں کی زندگی کے عوض **ھمیشه کے لیے آپ کو ایک منی گاڈ بنا دیا ھے**، گاڈ ان معنی

میں، میں نے نہیں لیا تھا میں نے کہا تھا خالق اور مخلوق کا فرق۔اور جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] الہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے اور یہ قرآن میں بھی موجود ہے۔

[5]۔۔۔۔۔خالق اور مخلوق کا فرق رہے گا۔عطائی اور ذاتی کا فرق رہے گا۔

[6]۔۔۔۔۔اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے ،ذاتی اور عطائی کا فرق ہے

تو یہ تین اللہ کی بڑی کوالٹیز ،ان میں سے دو،کسی درجے میں ،خالق اور مخلوق کے فرق کے ساتھ،عطائی اور ذاتی کے فرق کے ساتھ انسان کو بھی ملنے والی ہیں

[7]۔۔۔۔۔۔۔۔اس اللہ سے کیوں نہ محبت کروں جو اکیلا تھا اس نے اپنی خدائی میں مجھے یوں شریک کیا کہ خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے،ذاتی اور عطائی کا فرق ہے لیکن اپنی دو کوالٹیز ،کون سی؟ ہمیشہ کی زندگی اور جو ارادہ آپ کریں وہ ہو جائے یہ اس نے آپ کو دے دی۔

اب آیئے مرزا جہلمی کے اس شرکیہ عقیدے کا مکمل و تفصیل جواب ملاحظہ کیجیے

الجواب

مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

<u>وہ [اللہ] آپ کو یہ آفر دیتا ہے کہ صرف یہ 60 سال کی زندگی مجھے دے دو تمہیں بھی میں</u>

ایک منی خدا بنا دوں گا۔

قارئین کرام ۔اللہ عزوجل نے ایسی کوئی بھی آفر ہرگز کتاب اللہ میں نہیں دی ہے یہ مرزا جہلمی کا وہ جھوٹ ہے جو کتاب اللہ میں ہرگز موجود نہیں ہے۔مرزا جہلمی جیسوں ہی کے بارے میں قرآن میں آتا

ہے کہ

وَ اِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِۚ-وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِۚ-وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے اور وہ اللہ کے پاس سے نہیں اور اللہ پر دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھتے ہیں (پارہ3: آل عمران: آیت78)

نامعلوم مرزا جہلمی نے یہ آفر کہاں سے نکالی ہے، وحی کے فیصلوں میں تو ایسی کوئی آفر موجود نہیں قرآن پاک کے 30 پاروں میں کسی ایک جگہ بھی ایسی آفر اللہ عزوجل نے نہیں دی، مرزا قادیانی والا ٹیچی کہیں مرزا جہلمی کے پاس تو نہیں آنے لگا۔ قرآن میں تو ایسی کوئی آفر نہیں نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ عزوجل سے ایسی کوئی آفر لیکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ آخر اللہ عزوجل نے یہ آفر کس کو دی؟ کب دی؟ کہاں دی؟ اللہ عزوجل کی یہ آفر کون لیکر آیا؟ اس سے کس نے سنی؟ کس نے مرزا جہلمی تک پہنچائی؟ مرزا جہلمی کو چاہئے کہ عوام الناس کو اس کے بارے آگاہ کرے، ہمیں تو شک ہے کہ کہیں مرزا جہلمی کے پاس بھی کوئی ٹیچی تو یہ آفر لیکر نہیں آیا؟ [طنزاً]۔

مرزا جہلمی کے مطابق اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد منی خدا

پھر مرزا جہلمی کے مطابق جن لوگوں نے یہ 60 سال کی زندگی اللہ عزوجل کو دے دی، اللہ عزوجل انہیں جنت میں منی خدا بنا دے گا [معاذ اللہ] تو جو لوگ جنت میں جائیں گے وہ سارے متقی و پرہیز گار ہی ہوں گے۔ جیسا کہ قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ

بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہیں (پارہ14: الحجر:45)

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ [پارہ 3 آل عمران:15]

پرہیز گاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

جنت میں تو اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ عزوجل کی خاطر گزاری تھیں تو وہ سب مرزا جہلمی کے اصول کے مطابق منی خدا ہوں گے۔

مرزا جہلمی ! کیا جنت میں عورتیں بھی منی خدا ہوں گی؟

مرزا جہلمی کے گمراہ کن اور شرکیہ عقیدے کا بطلان اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جنت میں صرف متقی و پرہیز گار مرد ہی نہیں ہوں گے بلکہ متقی و پرہیز گار مومن عورتیں بھی ہوں گی ۔تو اب مرزا جہلمی اس کی بھی وضاحت کرے کہ کیا ان کو بھی صفت حیات اور کن فیکون کی کوالٹیز عطا ہوں گی یا نہیں؟ یقیناً اس کا انکار تو مرزا جہلمی نہیں کرسکتا تو جب یہ کوالٹیز ان متقی و پرہیز گار عورتوں کو بھی عطا ہوگی تو مرزا کے عقیدہ کے مطابق کیا اللہ عزوجل ان کو بھی منی خدا بنا دے گا؟ [معاذ اللہ]۔ نیز اگر وہ بھی منی خدا ہوں گی تو کیا وہ فی میل منی خدا ہوں گی؟ معاذ اللہ عزوجل۔

مرزا جہلمی ! کیا جنت میں سب منی خدا کے مراتب یکساں ہوں گے؟

مرزا جہلمی کے اصول وعقیدے کے مطابق جب ایک عام مسلمان 60 سالہ زندگی اللہ عزوجل کو دے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں منی خدا بنا دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اللہ عزوجل کے لیے گزری تو جہلمی کے اصول وعقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنت میں منی خدا ہوں گے۔معاذ اللہ۔تو الزاماً سوال یہ ہے کہ ایک عام متقی و پرہیز گار مومن بھی جنت میں منی خدا، اور مقربین الٰہی بھی مرزا کے اصول سے منی خدا، حتیٰ کہ رسول اللہ بھی منی خدا تو کیا یہ سب منی خدا یکساں کوالٹیز کے ہوں گے ؟ یا ان میں مراتب میں فرق ہوگا؟ ایک عام مومن کے لیے تو صرف دو کوالٹیز حیات اور کن فیکون کی

بنیاد پر مرزا جہلمی انہیں منی خدا کا درجہ دے بیٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے بے شمار کوالٹیز عطا فرمائی ہیں مرزا کے اصول کے مطابق کیا وہ بھی منی خدا ہی ہوں گے یا ان کو بے شمار کوالٹیز کی بنا پر کسی منی خدا سے کوئی اعلیٰ درجہ دیا جائے گا؟

پھر مرزا جہلمی کی زندگی اللہ عزوجل کے لیے ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو اللہ عزوجل کا نافرمان ٹھہرا اور اگر ہاں تو مرزا جہلمی بھی جنت میں اپنے اصول و عقیدے سے منی خدا ہوگا۔ معاذ اللہ۔ تو یہاں بھی بڑا مسئلہ ہے کہ مرزا جہلمی کے اصول و عقیدے سے جنت میں انبیاء بھی منی خدا، صدیقین بھی منی خدا، شہید بھی منی خدا، ولی و متقی بھی منی خدا، فرشتے و مقربین بھی منی خدا، اور جہلم کا چھوکرا بھی منی خدا۔ مرزا جہلمی کے مطابق یہ سب منی خدا ہم رتبہ ہوں گے یا اپنے مراتب کے اعتبار سے ان میں فرق ہوگا؟ اگر برابر تو کیا جہلم کا چھوکرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منی خدا ہونے میں برابر ہوں گے، اگر نہیں تو پھر سب کو منی خدا کہنا تو درست نہیں ہوسکتا بلکہ ان میں لازمی فرق کرنا پڑے گا تو اب اس کی وضاحت بھی مرزا جہلمی ٹیچی سے دریافت کرلے۔ معاذ اللہ عزوجل کیسی کیسی قباحتیں، ظلمتیں، جہالتیں اور بے دینیاں پیدا ہورہی ہے۔ [نوٹ: یاد رہے یہ ساری گفتگو ہرگز ہمارا عقیدہ و موقف نہیں بلکہ مناظرانہ اسلوب میں بطور نقد پیش کی گئیں ہیں تاکہ جہلمی کے شرکیہ عقیدہ کا گند سب پر واضح ہوجائے]۔

پوری زندگی اللہ رب العلمین کے باوجود منی خدا نہیں

قرآن پاک میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ہے کہ

"قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

[اے محبوب] تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔ [پارہ 8: الانعام: 162]

مرزا جہلمی تو 60 سال کی زندگی کی بات کر رہا تھا یہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 63 سالہ ساری زندگی اللہ عزوجل کے لیے گزری لیکن اللہ عزوجل نے انہیں بھی یہ آفر نہیں دی کہ جنت میں آپ کو منی خدا بنا دوں گا [معاذ اللہ] بلکہ اسی آیت سے اگلی آیت میں اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا [کہ آپ فرما دیں]

"لَا شَرِيْكَ لَهٗ - وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ" [پارہ 8: الانعام: 162]

اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

تو 63 سالہ زندگی اللہ عزوجل کو دے دی لیکن اس کے باوجود یہ آفر نہیں کہ تمہیں منی خدا بنا دوں گا بلکہ یہ کہا گیا "لَا شَرِيْكَ لَهٗ -"۔

منی گاڈ ماننا شرکیہ عقیدہ ہے
مرزا جہلمی کا علمی، تحقیقی اور الزامی رد

مرزا جہلمی صاحب نے خود اپنے ریسرچ پیپر 2 "اندھا دھند پیروی کا انجام" کے پہلے صفحے پر سورۃ التوبہ کی آیت لکھی۔

"ان [یہودی اور عیسائی] لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علماء کو اپنا رب بنا لیا ہے [ ] پھر آگے لکھا ہے کہ ہمارا حقیقی دشمن شیطان ہمیں یہود و نصاری کی طرح اپنے علماء اور درویش لوگوں کی [اندھا دھند پیروی] کرواتے ہوئے گستاخ بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناکام کروانا چاہتا ہے۔ [دیکھیں: ریسرچ پیپر 2 ص 1]

اولاً ہم کہتے ہیں کہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ یہود و نصاری کے ان محرفین اور حرام خور علماء کو بنیاد بنا کر کل امت مسلمہ کے علما و مشایخ جو وارثین انبیا کو اس کا مصداق قرار دیا گیا، گویا کہ مرزا قادیانی کی طرح مرزا جہلمی

بھی تمام وارثین انبیا کو یہود و نصاری کے بد دین درویشوں اور مولویوں کی طرح سمجھتا ہے۔معاذ اللہ۔
مرزا جہلمی کی اس تکفیری مہم اور فتوے بازی کا آپ خود اندازہ لگالیں۔

خیر اس کو چھوڑیں، ہم کہتے ہیں کہ علمائے حق وارثین انبیا تو اس مذکورہ آیت کے مصداق نہیں ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جو روش مرزا جہلمی صاحب نے اختیار کی ہوئی ہے خود وہ اس کے مصداق ہے کیونکہ علمائے یہود و نصاری بھی شریعت کے مقابلے میں غلط مسائل، غلط عقائد و نظریات بیان کر کے اس کو رواج دیتے تھے اور یہی طریقہ مرزا جہلمی صاحب کا بھی ہے جیسا کہ یہی مثال دیکھ لیں کہ ایک شرکیہ عقیدہ منی خدا کا بیان کر کے مرزا جہلمی اس پر ڈٹ گیا ہے۔حالانکہ یہ شیطانی توحید ہے رحمانی توحید ہرگز نہیں، شیطانی توحید کا خود مرزا جہلمی نے اقرار کیا ہے کہتا ہے کہ

"اب جو شخص پیغمبروں اور کتابوں کو بیچ میں سے نکال کر ڈیریکٹ اللہ تک پہنچے گا ہم اس کی توحید اور ایمان کو شیطانی توحید ہی کہیں گے"

[ویڈیو وسیلہ ان قرآن:8منٹ اور 10 سیکنڈ]

https://www.youtube.com/watch?v=sAVly9evlpA

یہ شرکیہ عقیدہ [منی خدا] بیان کر کے مرزا جہلمی بقول اپنے بیان کے یہود و نصاری کے علما و درویشوں کی طرح لوگوں [اپنے فالورز] کو [اپنی اندھا دھند پیروی] کرواتے ہوئے خود بھی حقیقی دشمن شیطان کی چال میں آ کر شرک میں مبتلا ہوا اور دوسروں کو بھی مبتلا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مرزا جہلمی پر کتنی بڑی پھٹکار ہے کہ دن رات اہل سنت و جماعت کو زبردستی کھینچ تان کر مشرک بنانے کی ناکام کوشش کرنے والا خود نہ صرف قرآن و حدیث بلکہ اپنے بیانات کے مطابق ہی شرکیہ عقیدہ میں مبتلا ہے۔

وحی کا فیصلہ، اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے

[پارہ 1، البقرۃ: آیت 163: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۱۳۰]

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۔اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۔اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اور نہ کہو تین ہیں باز آ جاؤ یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے، اللہ تو بس ایک ہی خدا ہے

[پارہ 4 النساء: آیت 171: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۴۲۹]

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ: [پارہ 1، البقرۃ: آیت 133]

خدا ایک ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ:

اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے

[پارہ 8۔ الاعراف: آیت 59: تفہیم القرآن جلد دوم: ص ۴۰]

ان کے علاوہ قرآن پاک کی متعدد آیات اس پر شاہد ہیں کہ الہ [خدا] صرف ایک اللہ ہی ہے، ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر قسم کے الہ کی نفی کی گئی ہے۔

الوہیت ایک ایسی چیز ہے کہ پورا قرآن دیکھ لیجیے، تمام احادیث کے ذخیرے کا مطالعہ کر لیں لیکن آپ کو کوئی آیت یا کوئی حدیث ایسی نہ ملے گی جس میں الوہیت کو کسی بھی معنی میں کسی غیر خدا کے لیے ثابت کیا گیا ہو بلکہ ہر جگہ الوہیت کی ہر غیر خدا کی ذات سے نفی اور صرف خدا کی ذات کے لئے اثبات ملے گا۔ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الہ [خدا] نہیں۔ قرآن پاک میں ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ-[پارہ:23الصفت:35]

یہاں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے یعنی اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں، نہ عطائی، نہ مستقل، نہ غیر مستقل، نہ ذی روح، نہ جماد، نہ کوئی منی خدا، نہ کوئی مخلوق خدا، نہ کوئی کسی خاص کوالٹی کے اعتبار سے منی خدا۔ نہ کسی اور قسم یا تاویل سے کوئی خدا ہے۔ بس الہ ہے تو صرف اللہ عزوجل ہی ہے، اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی کسی بھی اعتبار و معنی سے خدا [الہ] کہنا یہ کھلا شرک ہے اور وحی الہی کے صریح خلاف۔

وحی کے فیصلوں کے مقابلے میں مرزا اپنے نفس کی اطاعت نہ کرے کیونکہ قرآن میں واضح طور پر موجود ہے کہ

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ [پارہ19، الفرقان:43]

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا

لٰہذا مرزا جہلمی کو چاہے کہ اپنے اس شرکیہ عقیدے سے توبہ کرے اور اپنے مرزائی اسٹوڈینٹس کو بھی توبہ کروائے اور اپنے الفاظ کو وحی کا درجہ نہ دے، یہود ونصاری کے علما کی روش پر نہ چلے۔

وحی کے فیصلے کے مقابل مرزا کا عقیدہ

قارئین کرام! پچھلے صفحے پر وحی [یعنی قرآنی آیات] کا فیصلہ آپ نے مطالعہ فرما لیا کہ خدا تو صرف ایک اللہ ہی ہے اس کے علاوہ کسی قسم کا کوئی خدا ہرگز نہیں ہے۔ لیکن وحی کے فیصلے کو پس پشت ڈالتے ہوئے مرزا نے منی خدا کے تصور پیش کیا اور اب اس بے بنیاد اور شرکیہ عقیدے کو وہ قرآن سے ثابت کرنے پر بضد ہے۔ [معاذ اللہ] حالانکہ اس کی بات کوئی وحی نہیں جس کو مان لیا جائے بلکہ مرزا جہلمی صاحب خود لکھتے ہیں کہ

"کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو کیونکہ ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی اسی

پر منحصر ہے۔ وحی کو چھوڑ کر صرف ہلاکت ہی ہلاکت ہے''[اندھادھند پیروی کا انجام: ص ا]

تو جناب! وحی کا فیصلہ یہی ہے کہ خدا صرف ایک اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ کوئی منی خدا، نہ کوئی مخلوق خدا اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی اور خدا۔

وحی کے مقابلے میں مرزا جہلمی اپنے من گھڑت شرکیہ عقیدے [منی خدا] پر نہ صرف بضد ہیں بلکہ مرزا کے فالوورز بھی اسکی اندھادھند پیروی کرر ہے ہیں۔

مرزا جہلمی اور اس کے فالوورز خود ہی اسی آیت کے مصداق ہیں جو اس نے اپنے ریسرچ پیپر میں لکھی ہے کہ

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

''ان [یہودی اور عیسائی] لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے درویش لوگوں اور علما کو اپنا رب بنالیا ہے۔ [وحی کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کے ترجمے کے آخر میں بریکٹ کے اندر کے الفاظ **[وحی کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں کی مانتے ہیں]** مرزا جہلمی صاحب کے اپنے لکھے ہوئے ہیں۔ مرزا کے مطابق وحی کو چھوڑ کر کسی بزرگ کی بات ماننا یہ یہود و نصاری کا طریقہ اور مذکورہ آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے مصداق ٹھہرنا ہے ۔اور اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا [پارہ 19، الفرقان: 43] کا مصداق ہے۔

تو بلاشک وشبہ مرزا جہلمی اپنی تحریرات کے مطابق اس کا مصداق ٹھہرا کیونکہ مرزا جہلمی نے یہودیوں و نصاریوں کی طرح ایک غلط اور شرکیہ عقیدہ وحی کے مقابلے میں گھڑا جس کا ذکر وحی الٰہی میں ہرگز موجود نہیں لہذا وحی کو چھوڑ کر مرزا نے نام نہاد بزرگوں کی طرح اپنی منوانے پر بضد ہے، خود بھی ہلاکت میں

مبتلا ہوا اور اپنے پیروکاروں کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔

مرزا جہلمی اور مرزایوں کو چیلنج

ہم اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم سے مرزا جہلمی اور تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق وحی الہی سے کوئی ایک حوالہ پیش کردو جس میں اللہ عزوجل نے متقی و پرہیزگار لوگوں کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ ان کی متقی و پرہیزگار زندگی کے بدلے میں ان کو یہ فلاں کوالٹیز دیکر جنت میں انہیں منی خدا بنادوں گا۔معاذ اللہ۔لیکن ان شاء اللہ عزوجل۔قیامت تک کوئی مرزا یا مرزائی وحی الہی سے اپنا یہ شرکیہ عقیدہ ثابت نہیں کرسکتا۔هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

وحی الہی کے سوا مرزا [یا مرزائی] جتنی مرضی ہے باتیں کریں، کھینچا تانی کریں وہ خود لکھ چکا ہے

کہ ”کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو“

جب مرزا یا مرزائیوں کے پاس اس سلسلے میں وحی الہی سے کوئی ایک حجت بھی نہیں تو پھر وحی الہی کے مقابلے میں مرزا جہلمی کی بات ماننا نہ صرف قرآن کی کھلی مخالفت ہے بلکہ خود مرزا جہلمی کے اپنے بیان کی بھی کھلی مخالفت و بغاوت ہے۔

منی خدا [MINI GOD] مشرکین کا عقیدہ ہے

مشرکین عرب اللہ عزوجل کے علاوہ بے شمار چھوٹے چھوٹے جھوٹے خداوں کے قائل تھے۔جیسا کہ سورۃ الاسراء میں کفار ومشرکین کا یہ تصور اس طرح بیان کیا گیا کہ

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ (سورۃ الاسراء:)

فرما دیجئے: اگر اس کے ساتھ کچھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ (کفار ومشرکین) کہتے ہیں“

یعنی کفار ومشرکین کے نزدیک اللہ کے ساتھ کچھ اور بھی خدا تھے۔معاذ اللہ

اسی طرح قوم ہود کے بارے میں قرآن پاک نے ذکر کیا کہ

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ (ھود: ۵۴)

ہود (علیہ السلام) کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا کہ ہم تو کہتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے الٰہوں میں سے کسی کی مار پڑی ہے۔"

یعنی قوم ہود بہت سارے جھوٹے الہوں [منی خدا] کے قائل تھے جس کا ذکر خود قرآن نے کیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا:

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اور اللہ فرماتا ہے دو الٰہ [خدا] نہ بناؤ، الٰہ تو ایک ہی ہے [النحل، 51:16]

اسی طرح قرآن پاک میں ہے کہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَ:

یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا ایک ہے، حالاں کہ ایک خدا کے سوا کوئی خدا نہیں۔ [المائدہ: پارہ 6: آیت 73: تفہیم القرآن جلد اول: ص ۴۹۰]

مشرکین کے ہاں بے شمار جھوٹے الٰہوں کا تصور تھا وہ اللہ عزوجل کو بڑا خدا مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الٰہوں کو چھوٹا خدا مانتے تھے۔

مرزا جہلمی نے [منی گاڈ کا] یہ عقیدہ مشرکین و کفار مستعار سے لیا جیسے ہندوؤں میں مہادیو تو ایک ہی ہے جب کہ چھوٹی سطح پر دیوی دیوتا بیشمار ہیں۔ اسی طرح انگریزی میں بھی بڑے G سے لکھے جانے والا God ہمیشہ ایک ہی رہا ہے۔ وہ Omnipotent ہے‘ Omniscient ہے‘ Omnipresent ہے‘ وہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے‘ وہ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ہے یہ اس کی صفات ہیں‘ یہ اس کے

Attributes ہیں۔ لہذا اس کے لیے تو G بڑا capital ہی آئے گا، لیکن چھوٹے g سے لکھے جانے والے gods اور goddesses بیشمار ہیں۔

خود مرزا جہلمی نے بھی یہ کہا ہے کہ

''جو کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا جاتا ہے وہ ایک ہی ہے۔ نہ اس کی فی میل ہوتی ہے نہ اس کی جمع ہوتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھیے گا'' [ویڈیو: 2 منٹ 20 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

مرزا جہلمی صاحب کے ممدوح (بابا) مودودی صاحب نے بھی یہ لکھا کہ مشرکین اللہ عزوجل کو خداوند اعلی سمجھتے تھے اور اپنے بتوں کو چھوٹا خدا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''اہل جاہلیت اپنے الھوں کے متعلق یہ نہیں سمجھتے تھے کہ ساری خدائی انہی کے درمیان تقسیم ہو گئی ہے اور ان پر کوئی خداوند اعلی نہیں وہ واضح طور پر ایک خداوند اعلی کا تصور رکھتے تھے جس کے لئے ان کی زبان میں اللہ کا لفظ تھا'' [بنیادی اصطلاحیں، ص ۲۱]

یعنی اہل جاہلیت اللہ عزوجل کو خداوند اعلی مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الھوں کو ادنی یا منی خدا مانتے تھے۔

خود مرزا جہلمی صاحب نے بھی اپنے لیکچر میں مشرکین کے اس عقیدے کا ذکر اس طرح کیا کہ

''مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا یہ چھوٹے الہ ہیں، چھوٹے خدا ہیں۔ اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے'' [ویڈیو]

اسی طرح ایک اور لیکچر میں مرزا جہلمی خود کہتا ہے کہ

''بھگوان کا بھی وہی سٹیٹس ہے جو GOD کا ہے بھگوان کا کیا ہے آپ دیکھ لیں وہ چھوٹے بت مانتے ہیں لیکن اوپر ایک خدا ہی مانتے ہیں، جس طرح مشرکین عرب اللہ کو مانتے تھے، [نیچے] چھوٹے الٰہ کو مانتے تھے اوپر ایک اللہ۔ اس کے ساتھ شریک کرتے تھے، اگر آپ یہ پوچھیں نا، آپ نے یہ جو بت سجائے ہیں آپ ان کی [عبادت کرتے ہیں] وہ کہیں گے نہیں عبادت صرف ایک اللہ کی بھگوان ایک ہی ہے۔'' [ویڈیو: 29 منٹ 40 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

تو چھوٹے الٰہ [منی خدا، منی گاڈ] کا عقیدہ یہ مشرکین کا عقیدہ تھا وہ اللہ عزوجل کو بڑا خدا [خداوند اعلیٰ] مانتے تھے اور اپنے جھوٹے الٰہوں کو منی خدا [چھوٹے خدا] کہتے تھے۔ مرزا جہلمی نے منی خدا کا عقیدہ مشرکین سے ادھار لیا ہے، وحی کے فیصلوں میں منی خدا کا کسی بھی قسم کا کوئی تصور نہیں ہے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں، منی خدا کا تصور پایا جاتا ہے تو ہندوں میں، کافروں میں، مشرکین میں اور اب مرزا جہلمی اور اس کے ماننے والوں مرزائیوں میں منی خدا کا تصور آ گیا ہے۔

مرزا جہلمی کی تاویل نمبر 1 کا جواب

منی خدا کے لئے خالق اور مخلوق کی تاویل

مرزا جہلمی صاحب اپنے شرکیہ عقیدے [منی خدا] پر تاویلات باطلہ کا سہارا لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''میں نے یہ بات کی تھی کہ خالق اور مخلوق کا فرق اپنی جگہ موجود ہے''

''خالق اور مخلوق کا فرق رہے گا۔ عطائی اور ذاتی کا فرق رہے گا''

''خالق اور مخلوق کا تو فرق ہے، ذاتی اور عطائی کا فرق ہے''

مرزا جہلمی اور مرزائیوں کو ہم کہتے ہیں کہ تم تکبر و نفسانیت سے باز آ کر توبہ و رجوع کرو کیونکہ یہ ساری تاویل فاسد اس مسئلہ میں ہرگز درست نہیں ہیں، تم اللہ عزوجل کے علاوہ منی خدا مان رہے ہو جبکہ وحی کا فیصلہ یہ ہے کہ

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○

''(اے انسان!) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہرا (ورنہ) تو ملامت زدہ (اور اللہ کی رحمت سے) دھتکارا ہوا ہو کر دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔'' [ال اِسراء، 39:17]

مرزا جہلمی کی تاویل کا رد خود مرزا کی زبانی

مرزا جہلمی صاحب کی منی خدا [چھوٹے خدا] پر یہ فرق کرنا نہ صرف بدترین جہالت ہے بلکہ خود مرزا جہلمی کے اپنے نظریات کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ خود مرزا جہلمی کے مطابق خالق اور مخلوق کا فرق کچھ اہمیت نہیں رکھتا، نیز خدا کا لفظ غیر خدا کے لیے استعمال کرنا یہ ایسی غلطی ہے جو مشرکین عرب نے کی تھی۔ چنانچہ مرزا جہلمی کہتا ہے کہ

''مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے الٰہ ہیں، چھوٹے خدا ہیں اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے لیکن خدا کا لفظ بول دیا الٰہ۔ انہوں نے ان چھوٹے الٰہ سے بھی بڑا درجہ دیا ہوا ہے اپنے ان بابوں کو جو مر چکے ہیں قبروں میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کو الٰہ نہیں کہتے یہ، کہتے ہیں کہ اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [مخلوق] کہہ کے نا، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آجاتے ہیں'' [مرزا جہلمی ویڈیو:]

مرزا جہلمی صاحب کی اپنی اس اسٹیٹمنٹ سے بالکل واضح ہے کہ

اولاً اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لئے بھی خدا کا لفظ بولنا یہ بہت بڑی غلطی یعنی شرک ہے اور پہلے زمانے میں یہ غلطی مشرک عرب سے ہوئی اور اس دور میں یہ غلطی مرزا جہلمی سے ہوئی۔

دوسری بات خود مرزا جہلمی نے اپنی اس تاویل مخلوق کا خود ہی رد کر دیا چنانچہ کہتا ہے کہ

"لیکن ان کو الہٰ نہیں کہتے یہ، کہتے ہیں کہ اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [مخلوق] کہہ کے نا، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آجاتے ہیں" [مرزا جہلمی ویڈیو:]

مرزا جہلمی صاحب کی اپنی اس اسٹیٹمنٹ سے اس کی اپنی تاویل خالق ومخلوق، ذاتی وعطائی کی تردید ہوگئی ہے۔ لہذا منی خدا کہہ کر پھر مخلوق یا عطائی یا کسی خاص کوالٹیز کے اعتبار سے منی خدا کہنا ایسا ہی ہے جیسے بقول مرزا کہ کہا جاتا ہے کہ **"اللہ کے بندے ہی ہیں۔ پیچھے تو اللہ ہی ہے۔ یہ جو بندہ [یعنی مخلوق کی تاویل ہے]، یہ اسی طریقے سے ہے جس طرح وہ بزرگ کہہ کر اپنے بابوں کو بچاتے ہیں اور امتی نبی کہنے والے کفر کے فتوے کی زد میں آجاتے ہیں" [مرزا جہلمی ویڈیو:]**

مرزا جہلمی صاحب بھی ایسی تاویلات کر کے کفر وشرک کے فتوؤں کی زد میں آ گیا ہے۔ بلکہ خود اپنے ہی فتوؤں کی زد میں آ گیا ہے۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

نیز جب مقربین بارگاہ الٰہی عزوجل کے خصائص وکمالات کے لئے اہل حق یہ تقسیم کریں کہ مقربین بارگاہ الٰہی ہرگز خدا نہیں ہیں اور ان کے یہ خصائص وکمالات باذن الٰہی یا عطائی ہیں، تو مرزا جہلمی اور اس کے پیروکار اس تقسیم کو قبول نہ کریں تو پھر آج خود کس منہ سے اس تقسیم کو قبول کر رہے ہیں؟ اور وہ بھی

اس [منی خدا کے] عقیدے میں جس میں ایسی تقسیم تو سرے سے ہو ہی نہیں سکتی ۔ یاللعجب ۔

مرزا جہلمی نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں

الوہیت میں ذاتی وعطائی، خالق ومخلوق کی تقسیم ہے ہی نہیں۔

قارئین کرام ! ایک ادنی سا طالب علم بھی یہ سمجھ بوجھ رکھتا ہے کہ ذاتی و عطائی ، خالق ومخلوق جیسی تاویلات یہاں عقیدہ الوہیت کے باب میں ہرگز قابل قبول نہیں ، کیونکہ الوہیت مستقل ہے اور عطائی چیز مستقل نہیں ہوسکتی ۔ عقیدہ الوہیت میں ذاتی ،عطائی ،مخلوق جیسے اعتبارات فرق پیدا نہ کر سکیں گے ۔ اور نہ قرآن [وحی الہی] میں اللہ کا اطلاق کسی ماسوا اللہ پر آیا ہے ۔

نیز قرآن پاک کی متعدد آیات ہم پہلے درج کر چکے ہیں ،جس میں یہی ہے کہ اللہ عز وجل کے علاوہ کوئی الہٰ [خدا] نہیں ۔ مزید کلمہ طیبہ میں اور قرآن پاک میں بھی ہے کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- [پارہ:23 الصفت :35]

تو یہاں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے یعنی اللہ کے علاوہ کوئی الہٰ نہیں ،خواہ ذاتی ہو یا عطائی ، مستقل یا غیر مستقل ، ازلی ، حادث ، خواہ وہ ذی روح ہو یا جماد ہو ، نہ کوئی منی خدا ، نہ کوئی مخلوق خدا ، نہ کوئی کسی خاص کوالٹی کے اعتبار سے منی خدا ۔ بس الہٰ ہے تو صرف اللہ عز وجل ہی ہے ، اللہ عز وجل کے علاوہ کسی قسم ، کسی تقسیم ، کسی کوالٹی ، یا کسی بھی طرح کسی کو خدا کہنا یہ کھلا شرک ہے اور قرآنی آیات کے صریح خلاف ۔

الوہیت ایک ایسی چیز ہے کہ پورا قرآن دیکھ لیجیے ،تمام احادیث کے ذخیرے کا مطالعہ کر لیں لیکن آپ کو کوئی آیت یا کوئی حدیث ایسی نہ ملے گی جس میں الٰہیت کو کسی بھی معنی میں کسی غیر خدا کے لیے ثابت کیا گیا ہو بلکہ ہر جگہ الٰہیت کی ہر غیر خدا کی ذات سے نفی اور صرف خدا کی ذات کے لئے اثبات ملے گا ۔ اللہ عز وجل کے علاوہ کوئی الہٰ [خدا] نہیں ۔ لہٰذا جب اس باب میں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے تو

پھر کسی قسم کی تقسیم ہو ہی نہیں سکتی ، اور مخلوق یا عطائی جیسی تقسیم کو یہاں پیش کرنا مرزا صاحب کی بدترین جہالت اور قرآن سے نابلد ہونے کی بیّن دلیل ہے۔

مرزا جہلمی کی تاویل 2 کا رد

اللہ کی کوالٹیز کے اعتبار سے منی خدا

مرزا جہلمی صاحب نے اپنے شرکیہ عقیدے [منی خدا] پر دوسری تاویل یہ کی ہے کہ

''جو کوالٹیز [Qualties] اللہ کی ہیں ان میں سے کئی کوالٹیز اللہ اپنی مخلوق کو دے گا مثلاً ہمیشہ کی زندگی یہ کس کی کوالٹی ہے؟ اللہ [کی] پر جنت میں ہماری زندگی کیا ہوگی؟ ہمیشہ۔ کن فیکون یہ کس کی کوالٹی ہے؟ [اللہ کی] اور جنت میں ہم جو خواہش کریں گے وہ ہمارے سامنے ہو گی''۔۔۔۔''جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] الٰہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے''

[مرزا جہلمی کے یہ حوالے مکمل پہلے درج ہو چکے ہیں]۔

الجواب

ہم پہلے تفصیلاً عرض کر چکے ہیں کہ وحی الٰہی میں اللہ عزوجل کے علاوہ ہر طرح کے خدا [الٰہ] کی نفی ہے اور یہ نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے، اس لیے اللہ عزوجل نے اپنے مقرب بندوں بالخصوص اپنے حبیب کو اپنی بے شمار کوالٹیز دی ہیں لیکن کسی ایک مقام پر بھی ان کوالٹیز کی بنا پر انہیں یا کسی بھی مقرب ہستی کو منی خدا نہیں کہا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوا:

وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا

اور سلیمان کے لئے تیز ہوا مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی (پ ۱۷ الانبیاء ۸۱، ۸۲)

ہوا تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلتی ہے لیکن یہ کوالٹی اللہ عزوجل نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا کی، ان کے حکم سے ہوا چلتی لیکن اللہ عزوجل نے کہیں نہیں فرمایا کہ ان کوالٹیز کی بنا پر حضرت سلیمان منی خدا ہیں۔ [معاذ اللہ]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَاُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ

بیشک میں (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے۔ (پ ۳ آل عمران ۴۹)

اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینا یہ ان کی تکلیف دور کرنا ہے کہ نہیں؟ یقیناً یہ تکلیف دور کرنا ہے اور مرزا جہلمی صاحب خود کہتے ہیں کہ

''اور ظاہر ہے یہ تکلیف دور کرنا یہ اللہ کی کوالٹی ہے یہ اس کے ساتھ خاص ہے''

[ویڈیو لنک: 7 منٹ 34 سیکنڈ]

https://www.youtube.com/watch?v=Iw6XwIrH1qs

جب یہ کوالٹی اللہ عزوجل کی ہے تو قرآن کے مطابق باذن الٰہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ کوالٹی دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود قرآن نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ ان کوالٹیز کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام منی خدا ہے،

بلکہ ایسی کوالٹیز کو دیکھ کر جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس کی تردید خود قرآن نے کی ہے۔

اسی طرح کائنات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے زیادہ اپنی کوالٹیز، اپنے انعامات واکرامات اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہیں ''اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ'' تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر طرح کے انعامات واکرامات، خصائص وکرامات کی کثرت عطا فرمائی۔ جس میں یقیناً کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کو بھی اختلاف نہیں ہوسکتا لیکن ان بے شمار کوالٹیز کے باوجود اللہ عزوجل نے اپنے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منی خدا نہیں کہا، نہ وحی الٰہی میں کہیں ایسی بات ملتی ہے کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بے شمار کوالٹیز عطا فرمائی ہیں لہٰذا ان کوالٹیز کی بنیاد پر ہم نے انہیں منی خدا بنادیا ہے معاذ اللہ۔ لہٰذا مرزا جہلمی کی یہ تاویل بے بنیاد اور وحی الٰہی کے فیصلوں کے خلاف ہے کہ کوالٹیز کے اعتبار سے منی خدا کہا جائے۔

مرزا جہلمی کی تاویل 3 کا رد

مرزا جہلمی نے ایک اور تاویل یہ کی کہ

''<u>جب کوئی کہتا ہے</u> خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] الٰہ کے معنی میں نہیں لے رہا بلکہ کوالٹیز کے معنوں میں لے رہا ہے'' [مرزا جہلمی]

الجواب

جب ایک لفظ ہر اعتبار سے ذات باری تعالیٰ کے لیے خاص اور عام مستعمل ہے تو ایسے لفظ کسی دوسرے کے لئے استعمال کر کے کہنا فلاں معنی مراد ہے یہ غلام احمد پرویز کا طریقہ کار ہے۔ غلام احمد پرویز گمراہ و بے دین شخص نے اپنے خود ساختہ مطلب گڑھ رکھے تھے، قرآن کے الفاظ کے خود ساختہ

معنی بیان کرتا اور اپنی الگ لغت بنا رکھی تھی جیسا کہ خود مرزا جہلمی صاحب کہتے ہیں کہ

''یہی کیا غلام احمد پرویز نے۔ اس نے قرآن میں چونکہ اللہ کے نبیوں کے معجزات نہیں وہ مانتا لہذا وہ کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا پھینکا تھا نہ وہ دلائل رکھے تھے۔ وہ اژدھا فیزیکل نہیں تھا وہ دلائل کا اژدھا تھا۔۔ اسی لیے اسے لغت القرآن بھی علیحدہ لکھنی پڑی۔ کیونکہ پھر ڈکشنری بھی چینج کرنی پڑی اس کو، تو یہ سارا تماشہ کرنا پڑا'' [ویڈیو لنک: 27 منٹ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

غلام پرویز احمد کی طرح مرزا جہلمی نے بھی عجیب تماشہ بنا رکھا ہے اور پرویز احمد کی طرح خواہ مخواہ اپنے معنی و مطالب گھڑ رہا ہے، جن کا ثبوت نہ وحی کے فیصلوں میں ہے، نہ کتب احادیث میں ہے اور نہ عرف عام میں مستعمل ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم مرزا جہلمی اور اس کے فالورز مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں آپ نے جو یہ کہا کہ

''جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق۔۔۔ الخ''

مرزا جہلمی کے اس جملے میں لفظ ''کوئی'' سے کون مراد ہے؟ مرزا جہلمی کو چاہیے کہ عوام الناس کو بتائے کہ یہ کوئی آج تک مرزا جہلمی کے علاوہ کوئی ہوا ہی نہیں۔

باقی نہ قرآن میں ایسا کوئی تصور ہے جس میں ایسی کوئی مراد ہو، نہ کسی حدیث میں ایسا کوئی فرمان ہے جس میں ایسی کوئی مراد ہو اور نہ 1400 سال میں کوئی ایسا مسلمان گزرا ہے جس نے ایسی کوئی تقسیم یا ایسا کوئی تصور پیش کیا ہو۔ بلکہ مرزا جہلمی کی کوٹھڑی میں اس کے سامنے رکھی کتابوں میں کسی ایک کتاب

میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی تو اب مرزا جہلمی کی زبان میں یہ کہنا درست ہو گا کہ

مرزا کا خدا کوئی اور ہے اور کتابوں کا خدا کوئی اور

ہاں ان کتابوں میں جس خدا کا ذکر ہے وہ وحدہ لاشریک ہے لیکن مرزا جہلمی کے ہاں منی خدا کا عقیدہ ہے جو ان کتابوں نے بیان نہیں کیا بلکہ مشرکین نے بیان کیا ہے۔

مرزا جہلمی کی اس تاویل پر ہم کہتے ہیں کہ وحی کے فیصلوں میں کہیں ایک بھی ایسی وحی نہیں جس میں مخلوق کے لیے الٰہ کا لفظ کسی دوسرے معنی یا تقسیم سے غیر خدا کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

لہٰذا اس کی یہ تاویل ہی باطل و مردود ہے۔ جب نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے تو ایسی تمام تاویلات ہی من گھڑت، باطل و مردود ہیں۔ لہذا جب خدا [الٰہ] کا لفظ استعمال ہو گا تو الٰہ ہی کے معنی میں ہو گا کیونکہ لفظ ''خدا'' اور ''اللہ'' الفاظِ مترادفہ ہیں۔ خدا مثل ''اللہ'' ذات باری تعالی کا خاص نام ہے۔ چنانچہ لفظ خدا بولنے سے مراد ''اللہ'' ہی لیا جاتا ہے۔

مرزا جہلمی صاحب خود کہتے ہیں کہ

''جو کسی زبان میں مستعمل معنی ہو۔ استعمال شدہ معنی اسی معنی میں اسے لینا چاہے''

[ویڈیو: 26منٹ 16 سیکنڈ]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

اور ہر خاص و عام جانتا اور مانتا ہے کہ اللہ عزوجل ہی پر لفظ ''خدا'' کا اطلاق ہوتا ہے اور سلف سے لے کر خلف تک ہر زمانے میں مسلمانوں کا بچہ بچہ اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر کرتا ہے، ہمارے عرف،

ہماری زبان ، ہماری دینی کتب بلکہ قرآن کے تراجم تک میں یہ لفظ ''خدا'' اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔خود مرزا جہلمی کے ممدوح مودودی صاحب نے قرآن پاک میں جگہ جگہ اللہ یا الٰہ کا ترجمہ لفظ ''خدا'' سے کیا ہے اور اردو زبان میں لفظ ''خدا'' سے مراد ''اللہ'' ہی لیا جاتا ہے۔ بلکہ خود مرزا جہلمی صاحب کہتے ہیں کہ

''خدا کا لفظ فارسی زبان میں نگہبان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔۔۔۔۔لیکن Sir Absolutely اگر فارسی زبان میں کوئی ''خدا'' بولتا ہے تو کسی فارسی بان کو یہ وہم بھی نہیں آتا کہ اس سے مراد کوئی ملاح لے رہا ہے یا کوئی اور لے رہا ہے **یا اردو زبان میں اگر کوئی ''خدا'' کا لفظ بولتا ہے قطعاً کسی کے دماغ میں یہ بات نہیں آتی**۔ ویسے مولانا **مودودی رحمہ اللہ نے بڑا زبردست ترجمہ کیا انہوں نے الٰہ کا ترجمہ خدا کیا ہے۔لا الٰہ الا اللہ کا ترجمہ مودودی صاحب نے کیا ہے اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں**۔معبود نہیں۔ بڑا پیارا ترجمہ ہے'' (ویڈیو:3 منٹ 18 سیکنڈ)

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

اسی طرح مرزا جہلمی صاحب خود کہتے ہیں کہ

''آج اسٹیبلشٹ اردو میں اگر کوئی ''خدا'' بولتا ہے تو کیا بت کسی کے ذہن میں آیا ہے؟ **ہم تو بچپن سے سنتے آرہے ہیں وہی خدا ہے وہی خدا ہے۔۔اسی طریقے سے ہم بچپن سے ہمیں جب خدا کا تعارف کروایا جاتا ہے GOD کا، اللہ کہہ کے''** [ویڈیو:28 منٹ 40 سیکنڈ]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

ان سب بیانات سے بالکل واضح ہے کہ ''خدا'' کا لفظ نہ صرف ہمارے عرف میں، ہماری زبان میں بلکہ خاص و عام ہر شخص کے نزدیک اللہ عزوجل کے لیے بولا جاتا ہے، اللہ عزوجل ہی کے لئے مستعمل ہے، اللہ عزوجل ہی کے لیے خاص ہے، حتیٰ کہ قرآن کے تراجم میں بھی اللہ عزوجل کے لیے ''خدا'' کا لفظ عام استعمال ہوا ہے، خود مرزا جہلمی کے نزدیک بھی یہ لفظ ''خدا'' اللہ عزوجل کے لئے عام زبان میں اس قدر مستعمل ہے کہ ہر خاص و عام بچپن ہی سے سنتے سمجھتے آرہے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا تعارف اس لفظ ''خدا'' سے کروایا جاتا ہے۔لہٰذا یہ لفظ ''خدا'' کسی غیر خدا کے لیے استعمال کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ اس کا اطلاق غیر ذات خدائے برتر وقدوس پر کفر ہے۔

لہٰذا مرزا جہلمی کا یہ کہنا کہ "جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] اللہ کے معنی میں نہیں لے۔۔الخ "یہ بات، یہ تاویل نہ صرف وحی کے فیصلوں کے خلاف ہے بلکہ ان سب حقائق و بیانات کے بھی منافی ہے۔

نیز لفظ GOD بھی صرف اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ خود مرزا جہلمی نے بھی یہ کہا ہے کہ

> ''تو لفظ خدا آپ USE کر سکتے ہیں۔سر آپ مجھے بتائیں، ایک کافر سے جب آپ بات کریں گے اور وہ انگلش سپیکنگ ہیں، اللہ کا تعارف کرواتے وقت ایک دفعہ تو آپ کو یہ بات بتانی پڑے گی نا ہم اللہ کس کو کہتے ہیں تو کیا اس کو کہیں گے؟ [عوام نے جواب دیا] GOD [تو مرزا نے سر ہلاتے ہوئے کہا] **ھاں**'' [ویڈیو: 9 منٹ 29 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

اسی طرح مرزا جہلمی نے خود کہا ہے کہ

''جو کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا جاتا ہے وہ ایک ہی ہے۔ نہ اس کی فی میل ہوتی ہے نہ اس کی جمع ہوتا ہے۔ یہ ذہن میں رکھیے گا'' [ویڈیو: 2 منٹ 20 سیکنڈ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

قارئین خود مرزا نے نہ صرف یہ بتایا کہ کیپٹل G کے ساتھ GOD سے مراد ''اللہ'' ہی ہوتا ہے بلکہ مرزا جہلمی نے آخر میں یہ بھی کہا کہ ذہن میں رکھیے گا، لیکن لگتا ہے کہ خود مرزا کے اپنے ذہن میں یہ محفوظ نہ رہا، اور یہی لفظ اس نے غیر خدا کے لیے استعمال کر دیئے۔ بلکہ اپنے چینل سے بھی مرزا نے جو ویڈیو اپلوڈ کی اس کے ٹائٹل پیج پر بھی Mini GOD

یعنی کیپٹل G کے ساتھ GOD لکھا ہے۔ جس سے بالکل ظاہر ہے کہ GOD یہاں اللہ ہی کے معنی میں ہے۔ نیچے درج لنک میں آپ مرزا جہلمی کے چینل سے اپلوڈ ویڈیو میں یہ ٹائٹل چیک کر سکتے ہیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=g2a76JmlZos

لہٰذا اب یہ کہنا کہ یہاں ''جب کوئی کہتا ہے خالق اور مخلوق کا فرق تو پھر گاڈ [GOD] اللہ کے معنی میں نہیں لے رہا'' مرزا جہلمی کی ایسی تمام تاویلات باطل و مردود ہیں۔

مرزا جہلمی کی تاویل 4 کا رد

مرزا جہلمی صاحب نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ

''اس طرح کہیں الفاظ ہیں۔ رؤف، رحیم، ہم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں کہتے۔ بالمومنین رؤف رحیم، لیکن ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے لئے The رؤف، The رحیم، الرؤف الرحیم، لیکن

لفظ تو وہی ہے نا؟''

الجواب

قارئین کرام! مرزا جہلمی نے خلط مبحث سے کام لیا ہے کیونکہ گفتگو اس میں ہے ہی نہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی فلاں کوالٹی اپنے فلاں مقرب بندے کو دی ہیں یا اللہ عزوجل بھی روف ورحیم ہے اور اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی روف ورحیم بنایا ہے۔ گفتگو تو صرف اس بات میں ہے کہ مرزا جہلمی نے ایسی کوالٹیز کی بنا پر ان ہستیوں بلکہ عام متقی مومنین کے بارے میں منی خدا کا عقیدہ اختیار کیا ہے۔ تو جس طرح بقول مرزا جہلمی ''**مشرکین عرب سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ یہ چھوٹے الٰہ ہیں، چھوٹے خدا ہیں اور ان کا مالک بھی اللہ ہی ہے لیکن خدا کا لفظ بول دیا الٰہ**۔' [مرزا جہلمی ویڈیو:] تو اسی طرح مرزا جہلمی صاحب سے بھی یہ غلطی ہوئی ہے کہ ایسی کوالٹیز کی وجہ سے انہیں منی خدا کہہ دیا ہے، ان پر خدا کا لفظ بول دیا۔ جبکہ ہم کہتے ہیں حیات یا کن فیکون یا اس کے علاوہ جتنی بھی کوالٹیز ہیں جن کا ذکر قرآن و سنت میں ملتا ہے وہ کوالٹیز خواہ انہیں دنیاوی زندگی میں ملیں یا جنت میں ملیں ان سب کوالٹیز کے باوجود کسی بھی مخلوق کو منی خدا ہرگز ہرگز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ نہ دنیا میں اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الٰہ [خدا] ہے اور نہ آخرت میں اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی الٰہ [خدا] ہوگا۔ ''لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔

نیز اللہ عزوجل کے لیے جو صفات ہیں ان میں اور مخلوق کی صفات میں کسی قسم کی برابری ہے ہی نہیں، بلکہ لامحدود فرق ہیں بلکہ خود مرزا جہلمی نے بھی اپنے لیکچر میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ اللہ عزوجل The رؤف، The رحیم، الروف الرحیم ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤف، رحیم ہیں [مفہوم] اور وارثین نبی علمائے دین کی کتب میں اللہ عزوجل اور مخلوق کی ایسی صفات میں جو فرق ہیں ان پر بے شمار کتب اور فتاوی جات میں گفتگو موجود ہے۔ لیکن کسی ایک عالم دین نے یہ نہیں کہا کہ ان کوالٹیز کی بنا پر

یہ منی خدا ہیں۔ معاذ اللہ

ہاں ایسا شرکیہ عقیدہ بیان کیا ہے تو مشرکین (مرزا کے بابوں) نے کیا ہے اور اب جناب جہلم کے مرزا جہلمی نے پیش کیا ہے، وحی کے فیصلوں میں ایسے شرکیہ عقیدہ کی کھلی تردید ہے۔

مرزا جہلمی کی تاویل 5 کارد

مرزا جہلمی صاحب نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک تاویل یہ بھی کی ہے کہ

''قرآن میں سورۃ یوسف کے اندر جب وہ دو قیدی آ کر حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی اپنی خوابیں سناتے ہیں تو وہ ایک قیدی سے کیا کہتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے رب کو شراب پلائے گا۔ ہاں جی تو یہ لفظ چینج کر دیتے تو بہتر نہیں تھا۔ عام آدمی میں مسلمانوں میں کون کسی بادشاہ کو کون رب کہتا ہے آپ ایجوکیٹ کریں گے نا اسے؟ عام مسلمان سے پوچھیں رب کون ہے؟ یعنی وہ کہیں گے کہ یہ عارف علوی رب ہے ہمارا؟ نہیں مانیں گے نا۔ ہاں۔ اس لیے اس کو ٹھنڈے دل سے ذرا سوچیں۔ اس میں ہے کہ ایک اپنے رب کو شراب پہلائے گا، رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان''۔

الجواب

اولاً الزامی طور پر ہم کہتے ہیں کہ اس تاویل کے آخر میں خود مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

''رب پالنے والا، آقا یہ کامن ورڈ ہے اللہ اور مخلوق کے درمیان''

مرزا جہلمی کے مطابق ''رب'' Common word [کومن ورڈ] ہے یعنی اللہ عزوجل کے لیے بھی قرآن میں استعمال ہوا ہے اور مخلوق کے لیے بھی، لیکن جناب مرزا صاحب لفظ **''خدا''** [الٰہ] تو کامن لفظ نہیں ہے بلکہ صرف اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ اور آپ جناب نے کو Common word

مخلوق کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ خاص لفظ ''خدا'' استعمال کیا ہے۔تو کتنی بڑی جہالت ہے کہ لفظ خاص استعمال کر کے اس کے ثبوت پر دلیل Common word سے دی جائے۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے کہا تھا کہ

"اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۙ-قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُؕ-قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَؕ-وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ [پارہ 3 البقرۃ:258]

جب کہ ابراہیم نے کہا کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم نے فرمایا اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھّم (مغرب) سے لے آ تو ہوش اُڑ گئے کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو''

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کے دعوے پر اعتراض کیا لیکن نمرود اس اعتراض کو نہ سمجھ سکا اور جواب میں غیر متعلقہ بات کہہ دی اسی طرح مرزا جہلمی بھی ہمارے اعتراض کو سمجھ ہی نہیں سکا اور اس نے بھی غیر متعلقہ دلیل پیش کر دی، جس کا اس کے دعوے سے کچھ تعلق نہیں، جس طرح نمرود کا دعوی خدا ہونے کا تھا لیکن چونکہ وہ جھوٹا تھا اپنے دعوے کو ثابت نہ کر سکا اسی طرح مرزا جہلمی کا جھوٹا دعوی وعقیدہ منی خدا کا ہے، اور یہ بھی اپنا یہ شرکیہ عقیدہ قیامت تک ثابت نہیں کر سکے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ خود مرزا جہلمی نے یہ کہا ہے کہ

"اگر کوئی رسول کا لفظ استعمال کر کے لغوی تاویل کرے تو یہ قابل قبول نہیں"

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ

خاص خدا کا لفظ استعمال کر کے رب کا مجازی معنی مراد لینا ہرگز قابل قبول نہیں کیونکہ خدا ایک خاص لفظ

ہے جو صرف اللہ عزوجل ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے لہذا خاص لفظ استعمال کر کے کسی اور لفظ سے مجازی معنی پیش کرنا ہرگز قابل قبول نہیں اور یہ تاویل باطل ومردود ہے۔

کسی بادشاہ وصدر کو رب کہنا خو مرزا کے اصول سے درست نہیں

مرزا نے ایک اشکال یہ پیش کیا کہ کیا صدر علوی کو رب کہہ سکتے ہیں ہیں تو مرزا جہلمی صاحب کے اس اشکال کا جواب ہم اس کی زبانی ہی عرض کرتے ہیں مرزا جہلمی صاحب کہتے ہیں کہ

''اگر میں آپ سے کہوں subcontinent [برصغیر] میں بیٹھے ہوئے، میں نے شوربے سے روٹی کھائی تو آپ اس سے یہ سمجھیں گے کہ چکن کا شوربہ تھا یا چھوٹے گوشت کا شوربہ تھا یا آلو مٹر کا شوربہ تھا۔ یہی سمجھیں گے نا۔ لیکن اس کے linguistic [لسانی] معنی لغت میں پتہ ہے کیا؟ شور کہتے ہیں نمک کو با کہتے ہیں پانی کو۔ نمک والا پانی۔ آج کی Date میں شوربے کا ترجمہ نمک والا پانی کرنا ظلم ہی کرنا ہے نا۔ linguistic میں بالکل، ڈکشنری میں ٹھیک ہوگا لیکن Establish linguistic میں غلط ہو جائے گا۔ [ویڈیو لنک: 27 منٹ سے]

ALLAH ko KHUDA ya GOD kehna kesa

https://www.youtube.com/watch?v=a5I6U8UCNTc&t=126s

مرزا جہلمی کے بیان کردہ اس اصول کے مطابق عرض ہے کہ قرآن نے مجازی معنی میں رب کا لفظ مخلوق کے لیے دیگر معنوں میں بیان کیا لیکن subcontinent [برصغیر] میں بیٹھے ہوئے کوئی کسی کو رب کہے گا تو کوئی اس سے مجازی ولغوی معنی مراد نہیں لے گا، قرآن میں ٹھیک ہوگا لیکن Establish linguistic میں غلط ہو جائے گا۔

مرزا جہلمی کی تاویل 6 کا رد

مرزا جہلمی صاحب نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں قرآن کی درج ذیل دو آیات سے استدلال کیا کہ

''لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا [پارہ 17 الانبیاء:22] اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے، قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ : (پارہ 25: الزخرف 81) تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا

مرزا جہلمی کا اپنے شرکیہ عقیدہ منی خدا پر ان آیات سے استدلال کرنا اس کی بدترین جہالت ہے۔ کیونکہ یہاں محال و ناممکن کو فرض [بالفرض والافرض] کیا گیا ہے، یہ تَعْلِيق بِالْمُحال ہے جبکہ مرزا جہلمی نے منی خدا کو محال و ناممکن نہیں کہا بلکہ اُس کا امکان اور وقوع تسلیم کیا ہے۔تو ممکن اور واقع چیز کو محال و ناممکن چیز پر قیاس کرنا نہ صرف بدترین جہالت ہے بلکہ شیطانی قیاس ہے۔مرزا جہلمی کے عقیدے سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں، بلکہ خواہ مخواہ عوام الناس کو دھوکا دینے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔حالانکہ اس کو چاہیے کہ اپنے اس شرکیہ عقیدے سے توبہ کرے اور خواہ مخواہ کی ضد وہٹ دھرمی نہ دکھائے۔

مرزا جہلمی کی تاویل 7 کا رد

مرزا جہلمی صاحب نے اپنے شرکیہ عقیدے کے دفاع میں ایک مولوی صاحب [غالباً یہ دیوبندی مفتی سعید ہے] کی ویڈیو اپلوڈ کی جس میں مولوی صاحب نے کہا کہ جنت میں ہر ایک جنتی کی اپنی چھوٹی چھوٹی خدائی ہوگی۔تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ خود مرزا جہلمی نے لکھا ہے کہ

''کسی شخص کی وہی بات مانیں جو وحی کے مطابق ہو کیونکہ ہماری دنیا و آخرت میں کامیابی اسی پر منحصر ہے۔وحی کو چھوڑ کر صرف ہلاکت ہی ہلاکت ہے''[اندھا دھند پیروی کا انجام:ص ا]

اب مرزا جہلمی بتائے کہ کیا اس کی بات وحی کے مطابق ہے اگر مطابق نہیں تو پھر اس کی بات کو کون مانے گا، پھر ہم مرزا جہلمی سے کہتے ہیں کہ مذکورہ دیوبندی مولوی کا قول تمہارے نزدیک درست ہے یا باطل؟اگر باطل تو باطل کو دلیل بنانا ہی باطل ہے،اور اگر حق سمجھتا ہے تو جناب ایک اور مصیبت میں پھنس جائیں گے۔

{......جاری ہے......}

علمائے امامیہ اور عقیدہ تحریف قرآن

مفتی اورنگ زیب نقشبندی

قارئین! رافضی (شیعہ) حضرات قرآن مجید کو تحریف شدہ مانتے ہیں، اور اگر کہیں بطور تقیہ اس کا انکار بھی کرتے ہیں تب بھی قائلین تحریف کو مسلمان سمجھ کر قرآن کی حفاظت کو ظنی مانتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی قرآن کی کسی آیت کو نہ بھی مانے تو وہ مسلمان ہی رہے گا، ہم اس پر تفصیلی دلائل عرض کئے دیتے ہیں۔

شیعہ حضرات کا یہ نظریہ بھی نظریہ امامت کی پیداوار ہے۔ جب ان حضرات سے یہ سوال ہوا کہ جو نظریہ آپ کے نزدیک اصول دین ہے، آخر اس کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟ اس کی آخر کیا وجہ ہے قرآن ائمہ کے تذکرے سے خالی ہے۔ اس کے جواب میں جو کچھ علمائے شیعہ نے لکھا ہے وہ پیش خدمت ہے۔ شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو لکھتے ہیں:

”حلی و تحقیقی جواب یہ ہے کہ فریقین کی بعض روایات کے مطابق ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسمائے گرامی قرآن مجید میں موجود تھے مگر جمع قرآن کے وقت انہیں نظر انداز کر دیا گیا“

(اثبات الامۃ ص312)

عدنان علوی الموسوی البحرانی لکھتے ہیں:

والحاصل: فالأخبار من طريق أهل البيت - أيضاً كثيرة إن لم تكن متواترة على أنالقرآن الذي بأيدينا ليس هو القرآن بتمامه كما أنزل على محمد ﷺ، بل منه ما هو خلاف ما أنزل الله، ومنه ما هو محرف ومغير، وأنه قد خذف منه أشياءاسم علي 2 في كثير من المواضع، ومنها لفظة آل محمد ، ومنها أسماء المنافقين، ومنها غير

ذلك، و انه ليس على الترتيب المرضى عند الله و عند رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مشارق الشموس الدرية فى احقية مذهب الاخبارية ص 171)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ اہل بیت کے طریق سے بہت سی احادیث اس مسئلے میں وارد ہوئی ہیں اگرچہ وہ متواتر نہیں ہیں کہ جو قرآن ہمارے سامنے ہے وہ مکمل قرآن نہیں ہے۔ جو جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں سے بعض حصہ منزل من اللہ کے خلاف ہے، بعض تحریف شدہ ہے اور بعض کو بالکل بدل دیا گیا ہے وہ اس طرح کہ اس میں بہت سی اشیا کو حذف کر دیا گیا ہے جیسے بہت سی جگہوں سے علی رضی اللہ عنہ کے نام کو حذف کر دیا گیا ہے، آل محمد کے نام بھی حذف شدہ ہیں بعض منافقوں کے نام حذف کر دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ حذف کر دیا گیا اور پھر اس کی ترتیب بھی وہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں تھی۔ جیسا کہ علی بن ابراہیم کی تفسیر میں موجود ہے۔

شیخ مفید لکھتے ہیں:

اقول: ءان الاخبار قد جائت مستفيضة عن ائمة الهدى من آل محمد (ص) باختلاف القرآن و ما احدثه بعض الظالمين فيه من الحذف او لنقصان ، فآما القول فى التآليف فالموجود يقضى فيه بقتديم المتآخر وتآخير المتقدم و من عرف الناسخ المنسوخ و المكى المدنى لم يرتب بماذ كرناه

(اوائل المقالات ص 91، دار لكتاب اسلامى، بيروت ، لبنان)

ترجمہ: یہ میں کہتا ہوں کہ آل محمد ائمہ ہدیٰ سے ایسی روایات مروی ہیں جن میں قرآن مجید کے اختلاف کا تذکرہ موجود ہے اور اس چیز کا بھی بیان ہے جو بعض ظالموں نے اس میں کمی کر کے

کئی چیزیں حذف کر دیں۔اور قرآن مجید کی جو موجودہ ترتیب ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس میں بعض چیزوں میں تقدیم وتاخیر کر دی گئی ہے۔چنانچہ جو شخص ناسخ ومنسوخ ،مکی اور مدنی سورتوں کو جانتا ہے وہ ہماری ذکر کردہ بات میں شک نہیں کرے گا۔

نیز لکھا:

واما النقصان فآن العقول والا تمنع من وقوعه ،وقد امتحنت مقالة وكلمت عليه المعتزلة وغيرهم طويلا فلم آظفر منهم بحجة اعتمدهما في فساده

(اوائل المقالات ص 91-92)

"اب رہی قرآن پاک میں کمی کی بات تو عقلی طور پر یہ محال نہیں ہے جو اس بات کے مدعی ہیں اور معتزلہ سے طویل گفتگو ہوئی مگر ان کی طرف سے مجھے کوئی دلیل نہیں ملی"

مقبول احمد دہلوی لکھتے ہیں:

"معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خور خلفاء کی خاطر "یُعصَرُونَ کو یَعصِرُونَ سے بدل کر معنی کو زیروزبر کیا گیا" (ترجمہ مقبول احمد دہلوی ص ۴۷۹)

یہی صاحب مزید لکھتے ہیں:

تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر سے اس آیت کے مبسوط معنی لکھنے کے۔ان حضرات کا یہ قول درج ہے کہ تنزیل اسی طرح تھی کہ و اذ اخذ الله میثاق امم النبيين مگر بعد میں لفظ امم گرا دیا گیا۔

(ترجمہ مقبول احمد دہلوی ص 71)

نیز:

تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جاؤک کے بعد یا علی تھا (ترجم مقبول احمد ہلوی ص 75)

اسی طرح ''ترجمہ فرمان علی'' میں ہے:

''اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل و مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ بلکہ ربط اور بڑھ جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے داخل کر دی گئی ہے۔ (ترجمہ فرمان علی ص ۷۵٦)

ایسے ہی لکھتے ہیں:

اس مقام پر یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت ابراہیم کی بیوی کو خدا نے اہل بیت میں داخل کیا ہے کیونکہ اس کے قبل کی آیت میں جتنا خطاب حضرت سارہ کی طرف ہے واحد مونث حاضر کے صیغہ میں اور اس آیت میں ضمیر کم جمع مذکر حاضر کی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب کچھ اور لوگ ہیں اور یہ آیت یہاں خوامخواہ داخل کر دی گئی ہے۔ (ترجمہ فرمان علی ص366)

ملاں باقر مجلسی امام مہدی کے متعلق لکھتے ہیں:

پھر قرآن کو پڑھیں گے جس طرح کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول خدا پر نازل فرمایا تھا۔ بغیر اس کے کچھ ردوبدل ہوا ہو۔ جیسا کہ دوسرے قرانوں میں ہوا (حق الیقین ج2 ص31)

یہی مجلسی صاحب لکھتے ہیں:

اور بصائر میں امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ خدا نے زمین میں تین محترم چیزیں قرار دیں۔ قرآن۔ میری عترت اور خانہ خدا ہے۔ لیکن قرآن میں لوگوں نے تحریف کی اور تغیر کر دیا

(حیات القلوب ج3 ص87)

عبدالکریم مشتاق لکھتا ہے:

جب آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کا پورے قرآن پر ایمان ہے تو اس سے مراد موجودہ

قرآن ہوتا ہے۔ جب کہ دعویٰ قرآن ہے کہ اس میں ہر خشک وتر کا بیان موجود ہے جب کہ آپ کے اعتقاد کردہ مکمل قرآن میں وجود پاکستان کا ذکر نہیں مل پاتا مگر ہم جس پورے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس میں جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ گزرنے والا ہے ہر امر کا بیان موجود ہے۔ (ہزار تمہاری دس ہماری ص 554)

علامہ عبداللہ شبر لکھتے ہیں:

بلاشبہ وہ قرآن جو نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ اس سے کہیں زیادہ تھا جو آج ہمارے ہاتھوں میں ہے، اس میں سے ایک بہت بڑا حصہ چھوڑ دیا گیا ہے جس طرح کہ اس بات پر ایک دوسرے کی معاونت کرنے والی روایات جو متواتر ہونے کے قریب ہیں دلالت کر رہی ہیں اور بلاشبہ ہم نے اس بات کی وضاحت اپنی کتاب **منیة المحصلین فی حقیقة طریقة المجتهدین** میں کر دی ہے۔ (مصابیح الانوار فی حل مشکلات الاخبار ص 295)

شیخ الجزائری رقم طراز ہیں:

"بلاشبہ قرآن کریم کی حفاظت وحسانیت والا قول، ان مشہور روایات بلکہ متواتر روایات کو چھوڑنے کی طرف لے جا رہا ہے جو قرآن کریم میں تحریف واقع ہونے کی دلالت کرنے والی ہیں...... باوجود اس کے ہمارے اصحاب نے ان روایات کی صحت پر اتفاق کیا ہے اور ان کو سچا مانا ہے" (انوار النعمانیہ ج 2 ص 35)

شیعہ حضرات کے عظیم مجتہد اور خاتم المحدثین علامہ نوری طبرسی م 1320ھ نے اسی موضوع پر "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" کے نام سے ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی لکھتے ہیں:

”دونوں طرف کے چند گنے چنے افراد اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مجید میں کمی ہوئی ہے ...... اسی طرح ایک کتاب (فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب) کے نام سے شیعہ محدث نوری طبرسی کے توسط سے لکھی گئی جو 1291 ہجری قمری میں شائع ہوئی۔اس کتاب کے شائع ہوتے ہی حوزہ علمیہ نجف اشرف کے بزرگ علماء نے اس کتاب کے مطالب سے اظہار برائت کیا ہے اور اس کتاب کی جمع آوری کا حکم دے دیا۔اور اس کے بعد کئی کے کتابیں اس کے رد میں لکھی گئیں“(شیعہ جواب دیتے ہیں ص13-14)

ابوالقاسم الموسوی الخوئی رقم طراز ہیں:

”البتہ شیعوں میں محدثین کی ایک جماعت اور کچھ علمائے اہل سنت تحریف کے قائل ہیں“ (تحریف قرآن ایک باطل نظریہ ص8)

سید نور اللہ شوستری لکھتے ہیں:

”بعض لوگوں نے شیعوں کی طرف یہ نسبت دی ہے کہ وہ قرآن میں تبدیلی کے قائل ہیں لیکن یہ سارے شیعوں کا عقیدہ نہیں ہے بلکہ ان میں بہت سے تھوڑے سے افراد ایسا عقیدہ رکھتے ہیں اور ایسے افراد شیعوں کے ہاں مقبول نہیں ہیں۔“

(آلاء الرحمٰن ص25 بحوالہ شیعہ جواب دیتے ہیں ص112 از سید رضا حسینی نسب)

طیب الموسوی الجزائری لکھتے ہیں:

لیکن ان کے علاوہ دوسرے علما و محدثین متقدمین و متاخرین جو اس قسم کے واقع ہونے کے قائل ہوئے ہیں ان میں بھی علامہ کلینی ، البرقی ، عیاشی ،نعمانی اور فرات بن ابراہیم اور دوسرے علما وہ اس کے قائل ہوئے ہیں کہ اس قسم کی تحریف قرآن میں واقع ہوئی ہے اور ان

لوگوں نے اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لیے جن آیات و روایات کا سہارا لیا ہے وہ بھی اسی کھیل میں کہ ان سے آنکھیں بند کر لی جائیں اور ان کا انکار کر دیا جائے ،لیکن یہ فرماتے ہیں کہ وہ آیات جن کا تعلق آل محمد کی ولایت یا ان کے فضائل کے بارے میں ہیں ان میں فقط تحریف واقع ہوئی ہے لیکن ان آیات کے علاوہ باقی سارا قرآن اس قسم کی تحریف سے بھی محفوظ ہے، لہٰذا وہ آیات جن کا تعلق احکام کے ساتھ ہے یا جو ایک جامع مفہوم پر دال ہیں ان میں تحریف واقع نہیں ہوئی اور اگر ان کے اس قول کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر انتہائی کم تحریف ہوتی ہے کہ جس کے بارے میں اصلاً پرواہ نہیں کی جائے گی اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے غیروں کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے او پر طعن و تشنیع کریں۔ (تفسیر قمی ج ا ص 28)

محمد حسین ڈھکو لکھتے ہیں:

"ہاں یہ درست ہے بعض علماء کرام تحریف کے قائل ہیں۔لیکن یہ امر محتاج بیان نہیں کہ کسی اختلافی مسئلہ میں کسی مذہب کے بعض علماء کا نظریہ خصوصا جب کہ وہ اکابر علماء مذہب کے نظریہ سے متصادم ہو۔اسے پورے مذہب کا نظریہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔جو علماء کرام اس نظریے کے قائل ہیں وہ بھی اپنے اس نظریہ کی صحت پر دلائل رکھتے ہیں" (احسن الفوائد ص 491)

ایسے ہی رقم طراز ہیں:

"جو حضرات اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی کچھ دلائل رکھتے ہیں۔اور ان کا یہ نظریہ محض بے دلیل نہیں ہے اور یہ کہ ان کے اس نظریہ سے کسی اسلامی مسلمہ عقیدہ کی مخالفت بھی لازم نہیں آتی" (احسن الفوائد ص 463)

"بہر حال ہر روایت کے ساتھ درایت لازم ہے اور یہ علماء کا کام ہے نیز یہ بھی حقیقت کسی

وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ کسی قوم، مذہب و مسلک کا نظریہ معلوم کرنا ہو یا اس کا عقیدہ و عندیہ تو اس مذہب کے محقق علماء کے اقوال و آراء ہی کو سامنے رکھا جاتا ہے"

(تنزیہ الامامیہ ص82-83)

"اور جہاں تک قائلین تحریف پر فتوی کا تعلق ہے تو سب اہل علم جانتے ہیں کہ ان الحدود تدرء بالشبہات۔ یعنی شبہ کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو ہوتا ہے۔ لہٰذا قائل تحریف کے بارے میں غور وفکر کیا جائے گا کہ آیا اس نے کسی آیت یا کسی روایت سے غلط مفہوم اخذ کرنے کی وجہ سے اشتباہ میں مبتلا ہو کر وہ نظریہ قائم کیا ہے یا اور کسی عقلی یا نقلی شبہ کی بنا پر وہ غلط نظریہ اختیار کیا ہے تو اس پر نہ کوئی فتوی لگایا جائے گا اور نہ اس پر کوئی حد جاری کی جائے گی جسے کوئی اندھا یا بینا اندھیرے میں اشتباہ کی وجہ سے کسی نامحرم عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر اس سے مباشرت کرے تو اس پر شبہ کی بنا پر نہ کوئی حد جاری کی جائے گی اور نہ کسی عقلی و شرعی دلیل سے کوئی فتویٰ جاری کیا جائے گا!" (تنزیہ الامامیہ ص84)

ہم نے انتہائی دیانتداری سے علمائے شیعہ کی عبارات اہل علم کی خدمت میں پیش کر دی ہیں، جن کی روشنی میں یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ علمائے شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ اور اگر کسی نے انکار کیا ہے تو وہ تقیۃً ہے اور تحریف کے مخالفین قائلین تحریف کو کافر نہیں کہتے، بلکہ ان کے موقف کو دلائل پہ مبنی سمجھتے ہیں، جو درحقیقت قرآن کی صحت کو مشکوک بنانے کے مترادف ہے۔ ہم نے دانستہ اس مقام پر عبارات علمائے شیعہ سے استشہاد کیا ہے، روایات کو نقل کرنے سے گریز کیا ہے، کیونکہ ڈھکو صاحب کہتے ہیں:

بہر حال ہر روایت کے ساتھ درایت لازم ہے، اور یہ علما کا کام ہے نیز یہ بھی حقیقت کسی

وضاحت کی محتاج نہیں ہے کہ کسی قوم، مذہب و مسلک کا نظریہ معلوم کرنا ہو یا اس کا عقیدہ و عندیہ تو اس مذہب کے محقق علما کے اقوال و آراء ہی کو سامنے رکھا جاتا ہے نہ کہ اس مذہب کے جہلاء کے عقیدہ و عمل کو"۔ (تنزیہ الامامیہ ص ۸۲، ۸۳)

اس سلسلہ میں علمائے شیعہ کی جانب سے بہت کچھ لکھا گیا ہے، ہمارے سامنے اس وقت اس موضوع پر بہت ساری کتب و رسائل موجود ہیں، ہم ان کی روشنی میں علمائے شیعہ کے اس نظریہ کے متعلق شبہات کا ازالہ کئے دیتے ہیں۔

حسین الامینی صاحب کی تاویلات پر تبصرہ

علمائے شیعہ میں سے حسین الامینی صاحب کا قلم اخلاقی طور پر اعتدال پر مبنی ہے اور دیگر علمائے شیعہ کے برعکس ان کی تحریر حلاوت زبان سے مملو ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ زہر کو چاہے کیسی ہی میٹھی چیز کے پردے میں چھپایا جائے وہ اپنا اثر ضرور ظاہر کرتا ہے اور اس کے اثرات بد سے وہ انسان ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتا جس کی اس سے آشنائی ہو۔ بے شک موصوف کا قلم ادبی چاشنی اور مخاطب کے لئے نرم الفاظ کو صفحہ قرطاس پر بکھیرتا نظر آتا ہے مگر درحقیقت اس میں عقیدہ کا زہر موجود ہے، جس سے عام قاری مغالطہ کا شکار ہوسکتا ہے۔ اس لئے ہم یہاں موصوف کی تاویلات رکیکہ کا ازالہ بھی رقم کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے پاس جناب کی دو عدد کتب موجود ہیں، جن میں موصوف نے مسئلہ تحریف قرآن پر گفتگو کی ہے، ہم موصوف کے بیانات پر مختصر تبصرہ رقم کئے دیتے ہیں۔ جناب امینی صاحب لکھتے ہیں:

لیکن مقام افسوس ہے کہ بعض ناسمجھ اور حقائق سے بے خبر مولوی صاحبان شیعوں پر یہ جھوٹا الزام عائد کرتے چلے آرہے ہیں کہ شیعہ اس قرآن کو نہیں مانتے (شیعیت کا مقدمہ ص282)

موصوف کے قلم کی شائستگی آخر کار پیچ چورا ہے میں آشکار ہوتی ہے اور مٹھاس کے در پردہ کڑواہٹ کھل کر سامنے آتی ہے۔ خیر ہم عرض کرتے ہیں جناب شاید اس حقیقت سے واقف نہیں کہ یہ دعویٰ محض اہل سنت کے علما ہی کے قلم سے قرطاس کی زینت نہیں بنا، بلکہ خود علمائے شیعہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔ جس پر علمائے شیعہ کے بیانات ہم اوراق سابقہ پر درج کر چکے ہیں، ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔ استاد شہید مرتضیٰ مطہری لکھتے ہیں:

"یہ مسئلہ بھی تحریف قرآن کے مانند ہے، جسے بعض لوگ شیعوں کے ساتھ مختص سمجھتے ہیں، حالانکہ اگر کچھ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں تو اہلسنت میں سے بھی کچھ لوگ اس کے قائل ہیں،...... اگر تمام علمائے اہل سنت تحریف قرآن کے قائل نہیں، تو تمام شیعہ بھی تحریف قرآن کے قائل نہیں" (سیرت ائمہ اطہار، ایک تحلیلی جائزہ ص15، دار الثقلین، کراچی، پاکستان)

موصوف کے اس بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کچھ علمائے شیعہ تحریف قرآن کے ضرور قائل ہیں، اور یہ فقط الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ اب جہاں تک ہمارے مہربان کا یہ بیان کہ بعض کے قائل سے دیگر علما پر یہ الزام درست نہیں۔ سارے علمائے شیعہ تحریف کے قائل نہیں۔ اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ جن حضرات نے تحریف کا انکار کیا ہے وہ قائلین تحریف کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ ان کی طرف سے تاویلات کرتے ہیں اور قرآنی نص قطعی کو مؤول قرار دیتے ہیں۔ شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو لکھتے ہیں:

"جو حضرات اس نظریہ کے قائل ہیں وہ بھی کچھ دلائل رکھتے ہیں۔ اور ان کا یہ نظریہ محض بے دلیل نہیں ہے اور یہ کہ ان کے اس نظریہ سے کسی اسلامی مسلمہ عقیدہ مخالفت بھی لازم نہیں آتی"

(احسن الفوائد ص463)

قارئین کرام! مجتہد صاحب کے یہ الفاظ قابل غور ہیں، ان کے نزدیک تحریف کا نظریہ رکھنے والے

صاحبان بھی اپنے حق میں دلائل رکھتے ہیں اور اس عقیدہ سے کسی مسلمہ اسلامی عقیدہ کی مخالفت لازم نہیں آتی، جبکہ یہ بات ہرگز درست نہیں۔اس لئے کہ نص قرآنی سے قرآن کا غیر محرف ہونا ثابت ہے۔اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. (سورۃ الحجر:9)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ. لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ. (سورۃ فصلت:41،42)

ان دونوں آیات سے قرآن کا محفوظ وغیر محرف ہونا ثابت ہوا، اور اس عقیدہ کی قطعیت واضح ہوئی۔ خود علمائے شیعہ کو بھی اس کا اقرار ہے کہ قرآن کی محفوظیت کا عقیدہ قطعی ہے۔ چنانچہ شیعہ ترجمان ملا فیض کاشانی لکھتے ہیں:

”طبرسی نے مزید بیان کیا ہے کہ امامیہ اور حشویہ میں سے جنہوں نے اس امر کے خلاف کہا ہے ان کی کوئی حیثیت نہیں اختلاف کی نسبت ان اصحاب حدیث کی طرف ہوتی ہے جنھوں نے ضعیف روایات کو نقل کیا ہے اور اس کی درستی کا تعین کر لیا ہے اور جو امور قطعی طور پر ثابت ہیں ان کی موجودگی میں ایسی ضعیف باتوں کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا“

(تفسیر صافی ج1 ص59)

اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ قرآن کا غیر محرف ہونا قطعی ہے، مگر شیعہ حضرات تحریف کے قائل ہیں اور جو حضرات بظاہر تحریف کا انکار کرتے ہیں وہ بھی قائلین تحریف کی تکفیر نہیں کرتے بلکہ ان کے موقف کو دلائل سے مزین سمجھتے ہیں اور انہیں مسلمان مانتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص قرآن کی کسی آیت کا یہ کہہ کر انکار کر دے کہ یہ محرف ہے تو اس کے باوجود بھی وہ مسلمان ہے، یہ بذات خود

قرآن کی صحت کو مشکوک بنانے کے مترادف ہے۔اس لئے علمائے اہل سنت کا بیان کہ شیعہ قرآن کو محرف مانتے ہیں اور اس کی صحت میں شکوک شبہات کے قائل ہیں ،درست ہے۔اس کے بعد امینی صاحب لکھتے ہیں:

ہمارے تمام پڑھے لکھے اور روشن فکر افراد سے گزارش ہے کہ کیا شیعہ مساجد اور شیعوں کے گھروں میں اس قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی جس کی برادران اہلسنت تلاوت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس الزام کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی ایک دلیل کافی ہے لیکن ان مولوی صاحبان سے خدا سمجھے جو سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے ہیں کہ شیعوں کا اس قرآن کے علاوہ کسی اور قرآن پر اعتقاد ہے۔(شیعیت کا مقدمہ ص282)

اس کا جواب خود کتب شیعہ میں موجود ہے۔اصول کافی میں ہے کہ امام جعفر صادق نے ایک آدمی سے قرآن پاک کے اصلی الفاظ سنے تو فرمایا:

کف عن ھٰذہ القراءۃ اقرا کما یقرا الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرا کتاب اللہ علیٰ حدہ.(اصول کافی: ج4ص444)

کہ ابھی اس طرح مت پڑھو! بلکہ جس طرح لوگ تلاوت کرتے ہیں آپ بھی اسی طرح تلاوت کرو، ہاں!جب امام مہدی آئے گا تو قرآن کو اصلی طریقہ پر پڑھے گا۔

کیونکہ شیعہ حضرات کے نزدیک شریعت کے احکام ان کے ائمہ کے تابع ہیں،اس لئے ان کے ائمہ کے حکم کے مطابق ہی وہ اس قرآن کی تلاوت کرتے ہیں،جبکہ اصلی قرآن امام مہدی کے پاس ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ شیعہ بھی اس قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اس سے ان پر تحریف کا الزام نہیں اٹھایا جا سکتا کہ وہ بے شک اس قرآن کو پڑھتے ہیں مگر اس کو محرف سمجھتے ہیں۔

دوئم: جن کے قلم سے بظاہر انکار پایا جاتا ہے در پردہ یہ انکار محض تقیہ پر مبنی ہے۔ یہ حضرات بھی تحریف کے قائل ہیں۔ جس پر ہم ڈھکو صاحب کا حوالہ پیش کر چکے ہیں کہ بظاہر وہ بھی تحریف قرآن کے نظریہ کی تغلیط کرتے ہیں مگر تحریف کے قائل ہیں، اس لئے ہماری اس گفتگو سے معلوم ہوا کہ شیعہ حضرات کی جو روایات تحریف پر دلالت کرتی ہیں وہ متواتر ہیں، بہت سے علمائے شیعہ ان روایات کی بنا پر تحریف کے کھلم کھلا قائل ہیں اور جو حضرات انکار کرتے ہیں، اولا تو وہ قائلین تحریف کی تکفیر نہیں کرتے، دوئم اگر ان کی کتب کو کھنگالا جائے تو وہ حضرات بھی تحریف کے قائل نظر آتے ہیں۔

کیا شیعہ کتب میں موجود روایات تحریف پر دلالت نہیں کرتیں؟

امینی صاحب نے اس بات پر بہت زور لگایا ہے کہ ان کی کتب میں موجود روایات محض قرأت کے اختلاف پہ مبنی ہیں، اس سے تحریف قرآن کا نظریہ اخذ نہیں ہوتا۔ چانچہ لکھتے ہیں:

"یہ لوگ ہماری کتب تفاسیر واحادیث میں موجود شاذ قراءتوں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کا قرآن ان کی اپنی روایات کی روشنی میں مشکوک ہے"

(امت مسلمہ میں اختلاف کیوں ص449)

اب بجائے اس کے ہم ان روایات کو یہاں نقل کریں اور ان کی وضاحت کریں، ہم علمائے شیعہ کے بیانات ہی رقم کرنا ضروری سمجھتے ہیں، جس سے واضح ہوگا کہ ان روایات کا نتیجہ محض تحریف قرآن ہی ہے۔ ملا واعظ کاشانی لکھتے ہیں:

"میں (فیض کاشانی) کہتا ہوں کہ اگر ہم روایات پر اعتماد کریں گے جن میں آیات کی ترتیب اور تغیر کے بارے میں بیان کیا گیا ہے تو قرآن پر ہمارا اعتماد باقی نہیں رہے گا اس لیے ایسی صورت میں یہ احتمال ہوگا قرآن مجید کی ہر آیت جس طرح نازل ہوئی تھی اس میں تغیر واقع ہوا

اور تحریف ہوئی" (تفسیر صافی ج 1 ص 57)

علمائے اہل سنت اور برأت شیعہ

جن علما کے حوالہ جات علمائے شیعہ پیش کرتے ہیں ان میں سے اکثر آزاد خیال اور منہج اہل سنت سے انحراف کرنے والے ہیں، جن سے اہل سنت کا مسلکی تشخص قائم نہیں ہوتا۔ دوئم ان حضرات کے یہ بیانات شیعہ حضرات کی جانب سے تحریف قرآن کے نظریہ سے برأت پر مشتمل اعلانات کی بدولت معرض وجود میں آئے جب کہ یہ بیانات تقیۃً تھے۔ شیخ نعمت اللہ جزائری کہتا ہے:

"ظاہری بات ہے کہ ان سے یہ قول بہت ساری مصلحتوں کے پیش نظر جاری ہوا، ان میں سے ایک ان پر اس اعتراض کا دروازہ بند کرنا ہے کہ اگر یہ تحریف قرآن میں جائز ہے، تو اس میں تحریف کے ہونے کے جواز کے ہوتے ہوئے اس کے قواعد اور احکام پر کس طرح عمل کرنا جائز ہے؟" (انوار النعمانیہ ج 2 ص 358)

اپنی اس رائے پر دلیل دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"یہ کس طرح ممکن ہے، جب کہ یہ اعلام اپنی تصانیف میں بہت ساری ایسی روایات نقل کرتے ہیں جو قرآن میں ان امور کے واقع ہونے پر مشتمل ہیں اور یہ کہ یہ آیات یوں نازل ہوئی تھیں، پھر اس میں تبدیلی کر کے اس طرح کر دیا گیا" (انوار النعمانیہ ج 2 ص 358-359)

اس لئے تقیہ پر مبنی بیانات سے اگر کسی کو اشتباہ ہوگیا ہے تو اس سے حقیقت نہیں بدلی جا سکتی۔ ہماری گفتگو سے واضح ہوگیا کہ شیعہ حضرات قرآن کو محرف مانتے ہیں اس لئے ہرگز حدیث ثقلین کے پیروکار نہیں، اور گمراہ ہیں۔

ابو حامد احمد رضا قادری رضوی حفظہ اللہ

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود عزت بُعد ذلت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ (پ ۱ البقرۃ: ۴۲)

فرقہ وہابیہ گلابیہ احمد یہ اسمعیلیہ دیابنہ کے امام اسمعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں انبیائے کرام و اولیائے عظام کی بدترین گستاخی کرتے ہوئے لکھا کہ

''اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۱۱۹)

اور اپنی کتاب میں جگہ جگہ مخلوقات کی دو اقسام بیان کی ہیں ایک چھوٹی مخلوق اور دوسری بڑی مخلوق، اور چھوٹی بڑی مخلوق میں تقسیم کر کے بڑی مخلوق سے بزرگ ہستیوں اور چھوٹی سے عام لوگوں کو لیا۔ اور پھر ایک مقام پر اسی بڑی چھوٹی مخلوق کے بارے میں یہ لکھا کہ

''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''

(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان: ۴۱)

امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی کی اس گستاخانہ کتاب پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے قبل ہی قدیم علمائے اہل سنت نے گرفت کی، اس کے رد لکھے، دہلوی کے خود ساختہ نظریات کے خلاف قلمی جہاد کیا۔ اسی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دہلوی کی گستاخانہ عبارات کے خلاف زبردست ردعمل دکھایا، فرقہ وہابیہ کی ایک ایک عبارت پر خوب رگڑا لگایا جس کی چیخیں آج بھی اس طبقے کی طرف سے سنائی دے رہی ہیں۔

''اب مرتا کیا نہ کرتا'' کے مصداق اس فرقے نے پینترا بدلا اوراپنے ان گستاخانہ نظریات کو درست ثابت کرنے کے لئے عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا شروع کر دی اوراہل سنت و جماعت ہی کو گستاخ کہنا شروع کر دیا (معاذ اللہ) اپنے گستاخانہ عقیدہ کو چھپانے کے لئے مخالفین نے اہل سنت کی بعض عبارات کو [بقول دیوبندی] ''توڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش......'' کرنا شروع کر دی ہے۔
جن عبارات کا مخالفین سہارا لیتے ہیں ان ہی میں ایک حدائق بخشش کا یہ شعر بھی ہے۔

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود   عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

لیکن کہاں کلام الامام امام الکلام اور کہاں نجد و دیو کے ''قرن الشیطان'' کی گستاخانہ عبارات حق کے ساتھ باطل کو ملانا ان کا اوران کے بڑوں کا پرانا شعار ہے۔

''یٰاَھۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ''

اے کتابیو! حق میں باطل کیوں ملاتے ہو (پ ۳ آل عمران:۷۱)

''وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ''

اورحق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق نہ چھپاؤ (پ ا البقرۃ:۴۲)

لیکن حق ہمیشہ حق ہی رہتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے۔مخالفین کبھی بھی اپنے باطل نظریات کے لئے اہل حق کی کتابوں کا سہارا نہیں لے سکتے۔ان شاء اللہ عزوجل۔
آیئے اب مخالفین کے اعتراض کے جواب کی طرف چلتے ہیں۔اس اعتراض کے متعدد بار جواب ہمارے علمائے اہل سنت کی طرف سے تحریری وتقریری دیئے جا چکے ہیں، لیکن ہم نے اس پر تفصیلاً گفتگو کی ہے اوراپنے علما سے بھی استفادہ کرتے ہوئے عام فہم انداز

میں جواب پیش کیا ہے تا کہ عوام الناس کو بات سمجھ آسکے اور مخالفین کے جال میں نہ آئیں ۔
اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ کے صدقے ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے ۔آمین

احمدی اسمٰعیلی دیوبندی وہابی فرقے کا اعتراض

مولوی ایوب دیوبندی لکھتا ہے:

"مولوی احمد رضا خان بریلوی کا شعر ہے ''عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام'' شعر کے مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ جو عزت اللہ نے آپ (حضور ﷺ) کو ذلت ملنے کے بعد دی اس پر لاکھوں سلام ہوں یعنی نبی پاک (حضور ﷺ) پر ایک وقت وہ بھی گزرا کہ آپ ذلت کے مقام پر فائز تھے بعد ازاں اللہ نے عزت سے نوازا"

(دست وگریبان صفحہ 92،93،130، 247)

اہل حق اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی جواب

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

مخالفین نے حدائق بخشش کے جس شعر کو پیش کیا تو اس پر ہم انہی کی زبان میں کہتے ہیں کہ:

اس "کو توڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے"

(سفید وسیاہ پر ایک نظر: ص ۴۳: دیوبندی)

اس شعر کو لے کر جو الزام سیدی اعلیٰ حضرت جیسے سچے پکے عاشق رسول ﷺ پر عائد کیا گیا ہے

''یہ وہ الزام ہے جو ان ...... (سیدی اعلیٰ حضرت) کے کبھی خیال میں بھی نہیں گزرا [ہوگا] اور (مخالفین) صرف عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے شیطانی

[وہابی دیوبندی] جال میں پھنسانے کے لئے [مخالفین] نے محض افترا کیا ہے تنہا تو اس [معترض] کی کیا حقیقت ہے اگر اس کی تمام فوج شیطانی بھی آجائے تو یہ کلمات وعبارت ان...... [سیدی اعلیٰ حضرت] کے رسائل وتصانیف [کلام] میں ...... ہرگز نہیں دکھلا سکتے" (الشہاب الثاقب: ۲۴۲: دیوبندی۔ دارالنعیم)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے بے مثال علمی وادبی کلام کی تعریفیں خود مخالفین حضرات نے کی ہیں۔ چنانچہ دیوبندی مفسر قرآن اخلاق حسین قاسمی صاحب نے اقرار کیا کہ:

"مولانا احمد رضا خان صاحب ایک صاحب کمال نعت گو شاعر تھے"

(بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ: ص ۱۳)

ممدوح دیوبندی مسلک محمد عبدالمجید صدیقی لکھتے ہیں کہ:

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ " کی تمام شاعری نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور کمال ادب وتعظیم کا شاہکار ہے۔ حقیقی معنی میں آپ شیفتہ رسول تھے"

(زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحالتِ بیداری: حصہ اول ص ۶۶، ۶۷)

اسی طرح ایک دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"عربی، اردو اور فارسی میں مسلم شعراء نے حضور [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے عشق کے لازوال نغمے تخلیق کئے اور نعت کے ایسے ایسے لعل وگہر پیش کئے جن کی مثال دنیا کا ذخیرہ شعر وادب میں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مولانا روم، مولانا جامی، شیخ فریدالدین عطار، امیر خسرو، امیر مینائی، حاجی امداد اللہ، مولانا احمد رضا خان اور علامہ اقبال ایسی بلند پایہ ہستیوں نے بارگاہِ رسالت میں محبت وعقیدت کے ایسے نذرانے اور

نعت کے ایسے سدا بہار پھول پیش کئے جن کے امامِ جان فزا سے عاشقانِ رسول قیامت تک سرور کیف میں ڈوبے رہیں گے''

(تذکرہ مولنا محمد ادریس کاندھلوی ص ۱۶۵، ۱۶۶: محمد میاں صدیقی)

(نوٹ: اس کتاب پر مہتمم دار العلوم دیوبند قاری طیب اور دیگر دیوبندی علما کی تقریظات موجود ہیں)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم شاعر کا عظیم کلام اگر فریق مخالف نہ سمجھ سکیں تو اس پر

''ہمیں افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ اہل علم کا کلام سمجھنے کے لئے کچھ علم درکار ہے'' (سیفِ یمانی: ص ۶۰)

دیوبندی مصدقہ کتاب سیفِ یمانی کے اصول کے مطابق اہل علم کے کلام کو سمجھنے کے لئے علم درکار ہے یعنی جاہل لوگ اہل علم کا کلام سمجھ نہیں سکتے، یہی وجہ ہے کہ مخالفین حضرات اپنی جہالت کی وجہ سے اس شعر کو سمجھ نہ سکے اور اس ''کو توڑ مروڑ کر اپنے **من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے''**

اس شعر میں لفظ ''بعد'' نہیں ''بُعد'' ہے

اس شعر میں جو لفظ ''بعد'' لکھا ہے وہ ''ب'' پر زبر کے ساتھ والا ''بعد'' نہیں ہے بلکہ اصل میں یہ لفظ ''ب'' پیش کے ساتھ ''بُعد'' ہے، جس کا مطلب ''دور'' ہوتا ہے۔ قدیم اردو کتب میں یہ لفظ ''بُعد'' بغیر پیش کے استعمال ہوتا تھا۔ اس پر ہم مخالفین حضرات ہی کے گھر سے صرف چند حوالے پیش کر دیتے ہیں۔

(1)...... علماء دیوبند کے امام اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

"یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے قریب ہے اور تیزی میں کسی قدر **بعد** آگیا ہے"

(دعوت عبدیت: ج 1، سیرت الصوفی ص ۷۰)

(2)......اسی طرح اشرفعلی تھانوی صاحب کی ''ملفوظات حکیم الامت جلد ۲۹ ص ۱۱۱ مجلس ۲۷، ص ۱۷۷ مجلس ۴۴'' میں بھی ''**بعد**'' [دور] کا لفظ بغیر پیش کے لکھا ہوا ہے۔

(3)......مولوی زکریا دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"اپنے وساوس وخطرات پر قیاس کرنا محض غلط ہے کہ یہ **بعد** ہے اور وہ عین قرب"

(تاریخ مشائخ چشت ص ۲۶۳)

لہٰذا خود مخالفین کی کتب سے بھی واضح ہے کہ "بعد" (دور) کا لفظ بغیر پیش کے بھی لکھا جاتا ہے۔ اور ہمارے علمائے اہل سنت نے یہاں "بُعد" مراد لیا ہے۔

جب شعر میں یہ لفظ پیش والا ''بعد'' [یعنی بُعد] ہے تو اس شعر کا مطلب بالکل واضح ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کثرت دی ہے وہ قلت (کمی) سے بہت دور [بُعد] ہے اور جو عزت ملی ہے وہ ذلت سے بہت دور (بُعد) ہے۔ اب ''نا **معلوم اس قدر صاف اور سیدھے مطلب کو کس غرض سے الٹا کیا جاتا ہے**''۔ (مجموعہ رسائل چاند پوری: ص ۱۱۸: توضیح البیان: ص ۸: دیوبندی)

دیوبندی اصول سیدھا معنی چھوڑ کر کوئی اور معنی مراد لینا؟

جب یہاں لفظ ''بُعد'' ہے تو اس کے بجائے لفظ ''بعد'' مراد لے کر بقول ابو ایوب دیوبندی ''اس کو توڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کرنا'' [ملخصاً] بھی اصول دیابنہ کے مطابق باطل ومردود ہے کیونکہ دیوبندی امام مرتضیٰ حسن در

بھنگی نے لکھا ہے کہ:

''سیدھے معنے کو چھوڑ کر وہی معنی مراد لیے جاتے ہیں جس میں آپ ﷺ کی توہین نکلے۔ گو مصنف کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو چہ جائیکہ مراد ہوں۔ لفظوں سے نکلیں یا نہ نکلیں۔ سیاق و سباق موید ہو یا نہ ہو۔ مگر کریں کیا......(دیوبندی)...... دل سے مجبور ہیں سوائے ایک مضمون کے کسی عبارات کا اور مطلب ہی سمجھ نہیں آتا۔ کفر کی عینک سے تمام عالم کو دیکھتے ہیں۔ نعوذ باللہ العظیم''

(مجموعہ رسائل چاند پوری: ص ۱۱۹: توضیح البیان: ص ۹)

دیوبندی حضرات اپنے اکابرین کے ان اصولوں پر تھوکیں یا اپنے بڑوں کی طرح ان اصولوں کو بھی حمام میں جھونک دیں یا اپنے بڑوں کی طرح ان کو بھی آگ لگا دیں یا پھر تسلیم کریں کہ وہ سنیوں سے بغض و عناد کی وجہ سے سیدھے معنی کو چھوڑ کر وہی معنی مراد لیتے ہیں جس کو وہ کھینچ تان کر آپ ﷺ کی توہین کا پہلو نکالتے ہیں اور ان کا یہ عمل نہ صرف دل سے مجبور ہو کر بلکہ اہل سنت و جماعت کے بغض و عناد اور دشمنی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ دیوبندی دھرم کے اصولوں کی بنیاد پر اس طرح کی عبارات و کلام پر اعتراض دیوبندی دھرم سے بغاوت بلکہ باطل و مردود ہے۔

دیوبندی اصول ''واضح عقائد کے باوجود غلط بات منسوب کرنا دجل وفریب

علمائے دیوبند نے خود یہ اصول لکھا ہے کہ:

''یہ بھی ایک مسلمہ اصول ہے کہ کسی جماعت کے عقائد کے لئے سب سے اول اس کے کلام کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے، اس کے فتاویٰ دیکھ لینے چاہیے،

حدیث اور تفسیر کے فن میں اگر اس کا ذخیرہ ہے اس کا مطالعہ کر لینا چاہیے، اگر اس کے عقائد اس کے کلام کی کتابوں، اس کے فتاویٰ اور حدیث وتفسیر کی خدمات میں مدون اور واضح ہوں، تو اس جماعت کے وہی عقائد معتبر سمجھے جائیں گے، اگر کوئی شخص ان تمام سے صرفِ نظر کر کے وعظ ونصیحت، سوانح یا حکایات کی کوئی کتاب اٹھا کر اس کی کوئی محتمل عبارت پیش کرتا ہے اور اس عبارت سے ایسا عقیدہ اخذ کرتا ہے جو اس کے کلام کی کتابوں اور اس کے فتاویٰ میں بیان کردہ عقیدہ کے بالکل بر خلاف اور برعکس ہو تو مہذب سے مہذب زبان میں بھی اس حرکت کو جھوٹ، افتراء اور خیانت سے تعبیر کیا جائے گا'' (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ: ص ۳۳، ۳۴)

اسی طرح ایک اور دیوبندی مولوی نے لکھا ہے کہ:

حضرت مولانا...... [سیدی اعلیٰ حضرت: از رضوی]...... کا عقیدہ جو ان کی تالیفات سے بالکل واضح ہے اور اب اگر کوئی شخص مذکورہ بالا عقائد [جو سیدی اعلیٰ حضرت کی کتب میں بالکل واضح موجود ہیں ان: از رضوی] کے برعکس کوئی بات حضرت ......کی طرف منسوب کرتا ہے تو یقیناً [ایسا شخص] مفتری، دغاباز ہے اور مولانا کے نام پر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

(عقیدہ حیات قبر اور علمائے اسلام: ص126)

ابوایوب دیوبندی جیسے اجہل دیوبندی ان اصولوں سے آنکھیں بند کر کے اپنے گھر کے گیہوں کے دانوں میں کیوں گھس جاتے ہیں۔ جناب! جب تمہارے علمائے دیوبند کا اصول یہ ہے تو تم کس منہ سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگا رہے ہو۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو وہ ہستی ہیں جنہوں نے ساری زندگی امام الوہابیہ کی گستاخانہ عبارت ''ہر

مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۵) کا رد فرماتے رہے، اور ان کی کتب و فتاویٰ میں اس گستاخانہ عقیدے کا جگہ جگہ رد موجود ہے۔ ان کی کتب سے ان کے عقائد و نظریات بالکل واضح ہیں لہٰذا ان'' کے فتاویٰ میں بیان کردہ عقیدہ کے بالکل برخلاف اور برعکس ان کا عقیدہ جو ان کی تالیفات سے بالکل واضح ہے ان سب کے خلاف ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنے والے دیوبندی حضرات اپنے ہی اصولوں کے مطابق ،مفتری ، دغا باز ،سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے والے اور جھوٹے قرار پائے۔

اسی طرح جب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے ان کا با ادب پاک و صاف ستھرا عقیدہ واضح ہے تو اب

"مؤلف کے کلام [شعر] کی ایسی توجیہ کرنا جو اس کے مشہور عقیدہ کے خلاف ہو "توجیه القائل بما لا یرضی به قائله " کے قبیل سے ہے اور خیانت و بد دیانتی ہے" (ضرب المہند علی القول المسند: ص ۲۰۰)

لہٰذا یہ مخالفین کی خیانت و بد دیانتی ہے کہ وہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و نظریات کے خلاف ان کے ذمے ایسی بات لگا رہے ہیں'' جو ان...... (**سیدی اعلیٰ حضرت**) **کے کبھی خیال میں بھی نہیں گزرا**'' (الشہاب الثاقب: ۲۴۲)

دیوبندی مسلمہ اصول کے مطابق اہل سنت کی مراد معتبر

قارئین کرام! جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر میں لفظ بَعد نہیں بلکہ بُعد ہے اور یہی مراد ہمارے جید علما و مناظرین حضرات لیتے ہیں۔

(☆)......فقیہ اسلام قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے۔ (آڈیو بیان)

(☆)......فاتح مناظرہ جھنگ حضرت علامہ اشرف سیالوی صاحب نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے۔ (ہدایۃ المتنذ بذب الحیر ان فی الاستعانۃ باولیاء الرحمان'' ص 171)

(☆)......مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوحفص پیر سید مظفر شاہ صاحب قادری حفظہ اللہ نے بُعد مراد لیا ہے'' (ویڈیو)

(☆)......مناظر اہل سنت حضرت عبدالتواب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے۔ (مناظرہ ویڈیو)

(☆)......مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی صاحب حفظہ اللہ نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے (مناظرہ ویڈیو)

(☆)......مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا غلام مصطفی نوری صاحب حفظہ اللہ نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے۔ (ویڈیو)

اسی طرح بڑے بڑے جید سنی علماو مصنفین حضرات نے اس شعر میں بُعد مراد لیا ہے۔ جب خود سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے خاندان والے (یعنی تاج الشریعہ) اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار "بُعد" مراد لے رہے ہیں تو علمائے دیوبند کے مسلمہ اصول کے مطابق یہی مفہوم معتبر مانا جائے گیا۔

(1)......علمائے دیوبند کے مفتی حماد نے یہ اصول لکھا ہے کہ:

''اگر کسی مصنف کا معتبر شاگرد اپنے استاد کے الفاظ کی تشریح کرے گا تو اس کو تسلیم

کیا جائے گا۔فقہ میں اس کی مثالیں بے شمار ہیں''

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ:35,34)

علمائے دیوبند کی یہ کتاب اس اعتبار سے بھی معتبر ہے کہ دیابنہ کی مصدقہ کتاب ''دفاع'' میں بھی اسی دیوبندی مفتی حماد اور اس کی اسی کتاب کو پیش کیا گیا ہے۔

(2)......اسی طرح علمائے دیوبند کے فقیہ العصر مفتی رشید احمد لکھتے ہیں کہ:

"[۱] یہ امر معقول اور مسلم ہے کہ کسی کے کلام یا تحریر کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو متکلم یا محرر خود بیان کرے [۲] متکلم یا محرر نے خود کوئی وضاحت نہیں کی تو اس کے کلام یا تحریر کا مفہوم وہ لیا جائے گا جو اس کے خواص یا مقربین بیان کریں کیونکہ اغیار کی بنسبت احباب و اقارب مرادِ متکلم سے زیادہ واقف ہوتے ہیں"

(فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت:ص ۳)

اسی طرح علمائے دیوبند کے''تتمہ احسن الفتاوی: جلد ۸ کتاب الایمان و العقائد:ص ۴۴ میں بھی یہی حوالہ موجود ہے۔

علمائے دیوبند نے خود یہ اصول تسلیم کیا کہ اگر کسی مصنف کا معتبر شاگرد یا اس کے خواص یا مقربین ، احباب و اقارب میں سے کوئی اس مصنف (متکلم یا محرر) کے کلام یا تحریر کا مفہوم بیان کرے تو وہی مطلب معتبر ہوگا تو جناب علمائے دیوبند یہاں اپنے اس مسلمہ اصول سے بغاوت کرنے کے بجائے اس کو تسلیم کریں اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا وہی مطلب معتبر تسلیم کریں جو ان کے پیروکار علمائے اہل سنت بیان کر رہے ہیں۔

بت پرستی کو تابعداری کہنا درست تو بعد کو بُعد ماننا کیوں درست نہیں؟

مزید ایک حوالہ اور ملاحظہ کیجیے کہ دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی سے حضرت خسرو دہلوی کے قول "محلق میگوید کہ خسرو بت پرستی میکند......" (خلق کہتی ہے کہ خسرو بت پرستی کرتا ہے۔ ہاں ہاں بیشک کرتا ہے تم سے میرا کوئی واسطہ نہیں) کے بارے میں سوال ہوا تو علمائے دیوبند کے امام نے جواب دیا کہ:

"حسب اصطلاحاتِ شعراء مطلب صحیح ہے بت پرستی سے مراد ان کی تابعداری محبوب کی ہوتی ہے تو محبوب ان کے سیدی شیخ نظام الدین قدس سرہ تھے ان کی اطاعت، اطاعت حق تعالی کی تھی" (فتاوی رشیدیہ: ص 61)

اب دیوبندی حضرات اپنے امام کے اس فتوے کو سامنے رکھیں کہ جب لفظ "بت پرستی" سے مراد "تابعداری" لے سکتے ہیں، اور شعر کو درست کہہ سکتے ہیں تو جناب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاف ستھرے شعر میں لفظ بعد کو بُعد کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ اور آخر اس کو بعد کہہ کر پھر اس کو اپنا غلط معنی پہنانے پر ہی کیوں بضد ہیں؟ یقیناً یہ اہل سنت و جماعت سے بغض و عناد ہی ہے کہ جناب اپنے علما و اکابرین وہابیہ تک کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر خواہ مخواہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر'' کو توڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں'' [ملخصاً] بلکہ بزبان در بھنگی سیدھے معنی کو چھوڑ کر اپنا خود ساختہ معنی مراد لیتے ہیں دیوبندی اپنے دل کے بغض کے ہاتھوں مجبور ہیں۔

پیر نصیر الدین کا حوالہ دیوبندیوں کو مفید نہیں

دیوبندی حضرات یہاں پر پیر نصیر الدین کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ پیر نصیر صاحب نے اس شعر میں بَعد مراد لیا ہے۔

اس پر ہم کہتے ہیں کہ جناب خود آپ کے ابوایوب دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

''پیر نصیر......کا بریلوی کہلانے سے انکار'' (سفید وسیاہ پر ایک نظر:ص ۴۳)

جب پیر نصیر بریلوی نہیں تو غیر بریلوی کو ہمارے ذمہ لگانا اصول دیابنہ کا اپنے منہ پر تھوکنا ہے کیونکہ خود دیوبندیوں نے لکھا کہ:

"ایک غیر دیوبندی عالم کی طعن وتشنیع کو علمائے دیوبند کے حصے میں ڈال رہے ہیں ......کیا انصاف، دیانت وعدالت کے کسی ادنی معیار پر بھی یہ استدلال پورا اتر سکتا ہے" (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ:۳۷)

لہٰذا دیوبندی اصول کے مطابق جب پیر نصیر بریلوی نہیں تو ان کو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمان یا شارح ٹھہرانا اصول دیابنہ کے مطابق خود دیوبندیوں کی بددیانتی اور بے انصافی ہے۔

نیز آپ کے امام سرفراز صفدر دیوبندی نے خود یہ اصول بھی لکھا کہ:

"شرعاً وقانوناً واخلاقاً یہ ضروری نہیں کہ جو رائے آدمی کسی دوسرے کے بارے میں قائم کرے تو وہ دوسرے پر نافذ ہو" (اظہار العیب فی کتاب اثبات علم الغیب:ص ۱۰۸)

"تذکرۃ الرشید کی یہ عبارت حضرت مولانا گنگوہی کی نہیں بلکہ مؤلف تذکرۃ الرشید کی اپنی ہے اور یہ ان کا ذاتی نظریہ اور عندیہ ہے"

(اظہار العیب فی کتاب اثبات علم الغیب:ص ۱۰۳)

جناب کا جب اصول یہ ہے تو پھر پیر نصیر کی رائے، ان کے ذاتی نظریئے کو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگانا دیوبندی حضرات کی غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی حرکت

ہے لہٰذا دیوبندی حضرات غیر شرعی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی جرم کے مرتکب ہوئے۔ نیز پیر نصیر دیوبندی اصولوں کے مطابق غیر معتبر ہونے کی وجہ سے پیش نہیں کیے جا سکتے۔ ہاں دیابنہ میں دم خم ہے تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پیش کریں کہ انہوں نے معاذ اللہ! امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی کی طرح ذلیل کہا ہو۔لیکن قیامت تک ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

حدائق بخشش کے شارحین کی مراد؟

مولوی ایوب دیوبندی لکھتا ہے کہ:

"ایک بریلوی کہنے لگا کہ یہ تو لفظ "بُعد" (پیش کے ساتھ) ہے۔"بَعد" (زبر) کے ساتھ نہیں میں [دیوبندی] نے کہا میرے پاس حدائق بخشش کی کئی شرحیں ہیں مفتی غلام حسن قادری لاہوری کی، مولوی نعیم اللہ خان قادری کی، مفتی محمد خان قادری کی، صوفی امام الدین کی ان سب نے تو "بعد" (زبر کے ساتھ) مانا ہے۔

(دست و گریبان صفحہ ۹۲)

اولاً تو ابوایوب دیوبندی کے جواب میں اس کے امام سرفراز صفدر کا اصول ہی پیش کرتے ہیں کہ:

''شرعاً و قانوناً و اخلاقاً یہ ضروری نہیں کہ جو رائے آدمی کسی دوسرے کے بارے میں قائم کرے تو وہ دوسرے پر نافذ ہو'' [اظہار العیب: ص ۱۰۸]

''یہ ان کا ذاتی نظریہ اور عندیہ ہے'' (اظہار العیب: ۱۰۳)

لہٰذا اس دیوبندی اصول کے مطابق ضروری نہیں کہ جو مراد ان شارحین نے لی ہے وہی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہو۔

دوسری بات ابوایوب دیوبندی بتائے کہ یہ صوفی امام الدین کون ہیں؟اس کی شرح کا نام کیا ہے؟ کہاں سے یہ شائع ہوئی ؟ بالفرض یہ کوئی ہے بھی،تو اپنے اصول دیابنہ کے مطابق ثابت کرے کہ یہ ہمارے ہاں کوئی معتبر شخصیت ہے؟ ورنہ غیر معتبر کو ہمارے ذمہ لگانا خود دیوبندی اصولوں کا خون کرنا ہے نیز یہ بھی بتائے کہ کیاکسی صوفی کی بات حجت ہوتی ہے؟ حیرت ہے کہ گھر کی بات آئے تو اپنے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی قبول نہیں کرتے لیکن ہمارے خلاف آج کے صوفی صاحب کوپیش کررہے ہیں۔سبحان اللہ!

دیوبندی نام نہاد مناظر عبدالغفور مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن والعلوم الشریعہ عیدگاہ صادق آباد اورایک سنی عالم دین کا مناظرہ ہوا،سنی عالم نے دیوبندی رشید احمد لدھیانوی کی کتاب انوار الرشید کی گستاخانہ عبارات کوپیش کیا۔تو دیوبندی عبدالغفور نے اس کے جواب میں کہا کہ

”میں (عبدالغفور دیوبندی) نے اس (سنی) مولانا صاحب کے تمام اعتراضات کوٹھکراتے ہوئے کہا کہ جس مفتی رشید صاحب کی کتاب تم مجھے دکھارہے ہووہ ہمارا بزرگ ومقتداءنہیں اورنہ اس کی یہ ناہنجار کتاب ہمارے لئے قابل حجت بھی ہے۔ اس سے تمام دیوبندیوں پر اعتراض نہیں اٹھ سکتا۔اس (سنی مولانا) نے کتاب اکابر علماء دیوبند نکال کر کہا کہ دیکھو یہ تمہاری کتاب ہے۔اس میں مفتی صاحب کا نام اکابرین دیوبند میں لکھا ہے۔میں نے کہا کہ لکھا ہوگا۔لکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑسکتا۔اس کتاب کا لکھنے والا خود ہمارے لئے قابل اعتماد شخصیت نہیں۔تو اس کی یہ کتاب ہمارے لئے کیسے قابل اعتماد ہوسکتی ہے“ (زہریلے تیر:ص ۳ دیوبندی)

دیوبندیوں کے اس حوالے سے بھی بالکل واضح ہوگیا کہ جو شخص بزرگ ومقتدا نہ ہووہ

قابل حجت نہیں ہوتا خواہ کوئی اسے مفتی کہے یا کوئی مرید اندھی محبت میں اسے اکابرین میں شامل کر دے تو لہٰذا جب علمائے دیوبند اس بات کو تسلیم کرتے ہیں تو پھر ان کے نام نہاد مناظرین کس منہ سے پیر نصیر، مفتی خان قادری جیسے حضرات کو پیش کرتے ہیں؟

شارحین کی مراد سے بھی مخالفین کی مراد پوری نہیں ہو سکتی

اگر ان شارحین نے لفظ بَعد بھی مراد لیا ہے تب بھی جو باطل مراد مخالفین اس شعر سے لے رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذلت کے بعد عزت ملی [معاذ اللہ] اس طرح کی کوئی مراد ان شارحین نے ہرگز ہرگز نہیں لی۔ اگر مخالفین میں دم خم ہے تو لائیں ایسا حوالہ ان شارحین کا اور پیش کریں، لیکن ان شاء اللہ عزوجل! ان شارحین کا بھی ایسا حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

نیز علمائے دیوبند کا مصدقہ اصول ہے کہ:

"علما کے اشعار کا کثیر المعنی ہونا کوئی لائق تعجب امر نہیں" (سیف یمانی: ص ۵۸)

لہٰذا اگر بعض شعرا نے بَعد مراد بھی لیا ہے تو اس صورت میں بھی انہوں نے ذلت کی نسب **نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہرگز نہیں کی بلکہ انہوں نے اس سے پچھلے مصرعے میں جو "قلت" اور "کثرت" کا ذکر ہے اس سے مراد اہل عرب کو لیا ہے کہ آغاز میں مسلمانوں کی قلت تھی۔**

مولانا نعیم اللہ خان قادری اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات کے طفیل مسلمانوں کی قلت کو کثرت میں بدل دیا۔ وہ بے سروسامانی کے عالم میں تھے حتیٰ کہ مسلمانوں کو ہجرت کے بعد استقامت اور غلبہ عطا فرمایا۔ مسلمانوں کو فتوحات کے بعد فتوحات حاصل ہوئیں اور چارسو مسلمانوں اور اسلام کو عزت و غلبہ حاصل ہوا۔ اور کفر و شرک

کی ذلالت سے اسلام اور توحید کی عزت بلند ہوئی"

(شرح سلام رضا صفحہ 58-59۔اویسی بک سٹال 2011)

مولانا غلام حسن قادری صاحب نے بھی یہی بات لکھی کہ

"اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے دین کو جس کے ماننے والے ابتداء میں کم تھے مگر بعد میں اس قدر زیادہ ہو گئے کہ گنتی مشکل ہو گئی اور اس طرح کمزوری کے بعد اللہ نے اپنے دین کو عزت طاقت اور غلبہ عطا فرمایا یہ سب حضور علیہ السلام کی محنت تھی"

(شرح حدائق بخشش:ص 1013)

اور مسلمانوں کی قلت اور کثرت کا ثبوت خود قرآن پاک میں اس طرح موجود ہے کہ

"وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ" (پ4 آل عمران 123)

اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔

لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کثرت عطا فرمائی۔

"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا" (پ26 فتح 1)

"بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی"

"اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ۔ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا"

''جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے ہیں'' (پ30:النصر ۱،۲)

اس مصرع میں ابتدائی دور قلت (بے سروسامانی) اور پھر کثرت (فتح و کامیابی) کا ذکر فرما کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے درود بھیجا ہے۔

اور دوسرے مصرع **''عزت بعد ذلت پر لاکھوں سلام''** میں اہل عرب کے اسلام لانے سے پہلے کفر وشرک کے دورِ ذلت اور اسلام لانے کے بعد کے دور عزت (ایمان والے زمانے) کا ذکر کیا ہے کہ پہلے اہل عرب کفر وشرک کی ذلت میں مبتلا تھے لیکن اسلام کے دامن میں آ کر عزت والے ہو گئے۔

جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ

''يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''

یعنی اے عرب والو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت وقلت، ضلالت کے حال میں تھے اور اللہ نے تمہیں اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اس حال سے نکالا یعنی عزت والا بنایا'' (صحیح بخاری، کتاب الفتن: باب إذا قال عند قوم شيئا ثم خرج فقال بخلافه: حدیث نمبر: 7112)

اگر اس لحاظ سے مانا جائے تو یہ دوسرا شعر اس روایت کی ترجمانی کر رہا ہے۔ تو یہاں نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کی طرف ذلت کی نسبت کی گئی نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات کی طرف ذلت کی نسبت ہے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایمان لانے سے قبل کا جو دور تھا، اس کفر وشرک کے دور کو ذلت کہا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ کفر وشرک کی ذلت سے نجات پا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے اسلام کے دامن میں جو داخل ہو گئے، مقام عزت پر فائز ہو گئے اس پر لاکھوں سلام۔ تو ان اشعار کا مطلب بالکل واضح ہے کہ پہلے مسلمانوں کا گروہ کم [قلت] تھا پھر کثیر [کثرت] ہو گیا۔ اور اسلام سے پہلے اہل عرب

کفر وشرک کی ذلت وگمراہی میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی نعمت سے مالا مال کر کے عزت وبلندی عطا فرمائی۔

دیوبندی حضرات کا کسی شعر پر فتویٰ لگانا اپنے مسلک سے کھلی بغاوت

پھر آج کل کے نام نہاد دیوبندی مناظرین کا اشعار کو بنیاد بنا کر گستاخی کا فتوی لگانا خود ان کے اپنے دیوبندی مذہب کے اکابرین سے بغاوت اور بدترین مخالفت ہے۔ اکابرین علمائے دیوبند نے اشعار کے بارے میں ایک اصول بیان کیا، جس کے مطابق دیوبندی نام نہاد مناظرین کا اشعار پر فتوی لگانا اور سنیوں کو گستاخ قرار دینا ہی اپنے دیوبندی مذہب کا خون کرنا ہے۔ علمائے دیوبند کے نام نہاد رئیس المناظر محمد منظور نعمانی سنبھلی کی کتاب سیف یمانی جس پر متعدد علمائے دیوبند کی تقریظات اور اس کتاب کے مستند و معتبر ہونے پر تصدیقی کلمات موجود ہیں۔ اس کتاب میں اشعار کے بارے دیوبندیوں نے جو اصول لکھا ہے وہ ملاحظہ کیجیے۔ کہتے ہیں کہ:

''ہر وہ شخص جس کو کسی زبان کے ادب سے تھوڑی سی بھی دلچسپی ہوگی وہ بخوبی جانتا ہوگا کہ شعرا اپنے کلام میں کس قدر بعید استعارات اور کنایات سے کام لیتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات سطحی نظر میں ان کا کلام خالص کفر ہوتا ہے لیکن اگر بنظر دقیق دیکھا جائے تو اس میں حقیقت کا زبردست سبق ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ علماء کرام شعرا کے کلام پر فتوی کفر دیتے ہوئے نسبتہً زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور اگر اس اصول کو نظر انداز کر دیا جائے تو یقین ہے کہ تکفیر کی یہ آگ ...... اس کی

چنگاریاں بہت سے اسلامی خرمنوں کو جلا کر خاک سیاہ کردیں گی۔

صرف نمونے کے طور پر ہم چند مسلم الثبوت اولیا اللہ کے دو چار شعر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں شمس الملت والدین حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مامریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
روبسوئے خانہ خمار دار و پیر ما

جب ہمارا پیر مغان ہی شراب کی بھٹی کی طرف جارہا ہے تو ہم کعبہ کی طرف کیوں رخ کریں۔

مباش در پئے آزار دھر چہ خواھی کن
کہ در شریعت ما غیر از ین گنا ھی نیست

بس کسی کی ایذارسانی کے درپے نہ ہو اور جو بھی جی چاہے کرو کیونکہ ہماری شریعت میں دل آزاری کے سوا کوئی دوسرا گناہ نہیں۔

حضرت خواجہ میر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خلق مے گوید کہ خسرو بت پرستی مے کند
آرے آرے مے کند با خلق مارا کار نیست

خلق کہتی ہے کہ خسرو بت پرستی کرتا ہے۔ ہاں ہاں بیشک کرتا ہے تم سے میرا کوئی واسطہ نہیں

کافرعشقم مسلمانی مرادر کار نیست
هررگ من تارگشتہ حاجت ز نارنیست

میں کافر عشق ہوں مجھے مسلمانی کی ضرورت نہیں میری ہر ہر رگ تار تار ہو چکی ہے لہٰذا زنار کی حاجت نہیں۔

یہ صرف نمونے کے طور پر چند شعر لکھ دیئے گئے جن حضرات نے تصوف کی کتابوں اور صوفیائے کرام کے دیوانوں کا مطالعہ فرمایا ہے ان پر ہرگز مخفی نہ ہوگا کہ بزرگان دین کے دیوانوں میں ایسے بہت سے شعر موجود ہیں جو سرسری نظر میں قرآن عظیم اور احادیث نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعلیمات کے صرف مخالف ہی نہیں بلکہ معاذ اللہ بظاہر ایک مقابلہ کی شان رکھتے ہیں تو ایک ظاہر مبین حقیقت سے ناآشنا کی نظر میں ان حضرات قدسی صفات کی تکفیر کیلئے کافی سے زیادہ ہیں۔

تو کیا ہمارے یہ...... دوستو وہاں بھی اسی جلد بازی سے کام لیں گے...... مفتیان ......(دیوبند) حافظ شیرازی اور امیر خسرو و دیگر اولیاء کرام رحمہم اللہ کے متعلق کیا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔'' (سیف یمانی: ۶۰۔۶۱: دیوبندی)

اب اگر نام نہاد دیوبندی مناظرین اپنے اکابرین کے اس اصول کو نظر انداز کریں گے تو بقول منظور نعمانی دیوبندی اور دیابنہ کے اس مصدقہ اصول کے مطابق تکفیر کی یہ آگ...... اس کی چنگاریاں بہت سے اسلامی خرمنوں (بلکہ دیوبندی فرقے کو جلا کر خاک سیاہ کر دیں گی) نیز دیابنہ کے اس مصدقہ اصول کے مطابق ہم بھی کہتے ہیں کہ

جو تکفیری ٹولہ...... ہم سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر فتوے لگانے میں جلد بازی دکھاتا ہے ایسے نام نہاد مفتیان دیوبند اپنے اصول کے مطابق پہلے حافظ شیرازی اور امیر خسرو و دیگر اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم پر فتوے لگائیں اور ان کے اشعار کی وضاحت

لکھیں۔

بہرحال اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر میں کسی قسم کی گستاخی کا وہم وشک تک نہیں بلکہ وہابی حضرات اس ”کوتوڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے“۔

لہٰذا علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب کے اس اصول کے مطابق جو علمائے دیوبند اس شعر (یا دیگر اشعار) پر اعتراض کرتے ہیں وہ حقیقت سے نا آشنا ہیں، ایسے دیوبندی حضرات سطحی نظر سے دیکھتے ہیں اگر بنظر دقیق دیکھتے تو ان اشعار میں حقیقت کا زبردست سبق ملتا۔ جیسا کہ ہم عرض کر چکے کہ اس شعر میں یہ لفظ ”بُعد“ ہے تو اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو کثرت دی ہے وہ قلت (کمی) سے بہت دور [بُعد] ہے اور جو عزت ملی ہے وہ ذلت سے بہت دور (بُعد) ہے۔

متعدد معانی ہوں تو بھی کفر کا فتویٰ نہیں دیوبندی اصول

بالفرض علی سبیل التنزل مخالفین حضرات کھینچا تانی کر کے اس کو اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنا بھی لیں تب بھی اصول دیابنہ کے مطابق دیوبندی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔علمائے دیوبند کے سامنے یہ شعر پیش کیا گیا کہ

ع ”وہ دن خدا کرے کہ خدا بھی جہاں نہ ہو“

اور اس کے بارے میں شرعی حکم دریافت کیا گیا تو علما دیوبند نے جواب میں لکھا کہ:

”یہ شعر اپنے مضمون کے اعتبار سے متعدد معانی کو محتمل ہے، بعض معانی کے اعتبار سے محتمل کفر ہوسکتا ہے اور بعض معانی محتملہ کے اعتبار سے کفر کا شائبہ بھی نہیں اور با تفاق فقہاء مصرح قرار پا چکا ہے کہ جب کسی لفظ میں متعدد معانی کفر کو مستلزم ہوں

اور ایک ضعیف احتمال عدم کفر کا ہو تو اسی احتمال عدم کفر کو رائج قرار دیکر ارتداد کا حکم نہیں کیا جائے گا'' (فتاوی مظاہر علوم جلد اول ص ۳۳٦ کتاب الایمان والکفر)

یہ حکم تو ان اشعار کے بارے میں ہے جو اپنے مضمون کے اعتبار سے متعدد کفری معانی کو محتمل ہو، لیکن اس کے باوجود ایک ضعیف احتمال عدم کفر کا ہو تو اسی احتمال عدم کفر کو رائج قرار دیکر ارتداد کا حکم نہ دینے کا فتویٰ ہے تو پھر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کو بقول دیوبندی ''توڑ مروڑ کر اپنے من مانے مطلب کے مطابق بنانے کی کوشش......'' کر کے پھر اس کو گستاخی اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخ و کافر کہنا دیابنہ کے مسلکی بغض وعناد کا نتیجہ ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر جس میں کسی قسم کی گستاخی کا شائبہ تک نہیں تو اس کو گستاخانہ اور سیدی اعلیٰ حضرت کو گستاخ و کافر قرار دینا نہ صرف بہت بڑی بدبختی و جرات ہے بلکہ مذہب وہابیہ کے اصولوں کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے، ضرورت پڑی تو مزید گفتگو پیش کر دی جائے گی۔ (ان شاء اللہ عزوجل)

وما علینا الا البلاغ المبین۔

بندہ ناچیز ابو حامد احمد رضا قادری رضوی